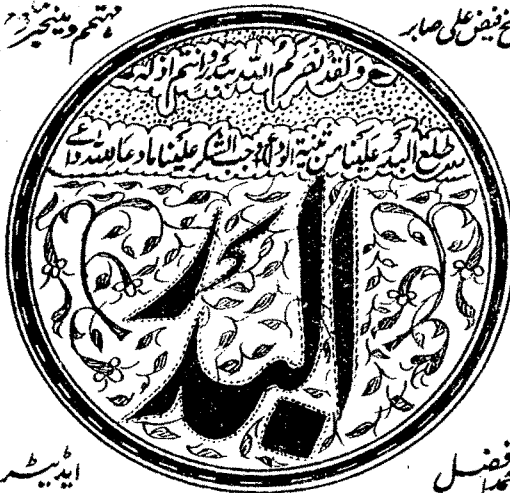


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَنَحْمَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فہم عشر وینچتر



محمد فضل

ایک

[illegible][illegible]

جلد ۱

ایک ایسا قصہ ہے جس میں اخبار کے اجراء کے واسطے ہمیں ہر ایک آدمی  
سے اپنے شے اور سرفروہ و مقامات سے متعلق اپنے پڑنے والے اور چکر  
سروست البدر کی ابتدائی حالت تھے اور ابھی تک پورے ۵۰ سو فیصد  
ہی نہیں ہوئے کہ جس سے ہم یہ نتیجہ نکال لیں کہ اگر اکسین نہیں  
سناغے نہیں تو نقصان ہی نہیں ہے بلکہ چھین اضع طور پر کہنا پڑتا  
ہے کہ یہی تک نہیں اس میں اس طرح سے نقصان ہو کہ خواہ البدر  
کے خریدار ڈیڑھ سو یا دو سو ہیں مگر ہمیں ہر حال ہفتہ وار ۳۵  
چھاپنا پڑے گا اور پیرس وغیرہ کے روزانہ اخراجات کی زیر باری  
ہے ہم خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور اسی سے مدد  
طلب کرتے ہیں کہ وہ ہماری تمام موجودہ مشکلات کو رفع کر دے  
اور یہ امر اسکی رحمت سے بعید نہیں ہے مگر چونکہ ہماری کالگری  
ایک نئی اور قوی خدمت کے رنگ میں ہے اس لئے ہم سوچتے  
ہیں خیال نہیں کہ یہ کہ پہنچا احمدی بھائیوں کو بار بار اسطرح نص  
دلا دیں کہ وہ اسکی اشاعت میں سرگرم ہو کر شریک رہیں اور اسکو  
حاصل ہو چکے البدر ایک نئے نئے ازراں خادم احمدی قوم کا  
ہے اس لئے اسکی حوصلہ افزائی کی طرف تک ایک احمدی بھیکافر و  
خیال ہونا چاہیے جس حالت میں دین ایک ایسی شے ہے کہ اسکی  
طرح عوام الناس کی توجہ بہت کم ہے تو فرم دے کہ اس کے  
لوگوں تک پہنچانے میں حتی الوسع آسانی کی جاوے تاکہ اسکی  
بائیں شے کے واسطے لوگوں کو سرخیز کرنا کرنا نہ گذر ہی کم کسی  
اہل فاسد کا کیا قول نقل کریں جب تک تمام انبیاء جنہوں نے  
دینی خادم ہو نیکادم پہنچے وہ بار بار پکار کر ہی صدا دیتے رہے  
لا اسئلکم علیہ ما لا انا ان اجری العلی اللہ کریم  
اس دین کی واسطے تو کسی کو غلب نہیں کہتے ہمارا اور ہمارے

بلبل - پوست بیلید - پوست آلود - فلفل - دار فلفل - گبر  
 بنید - منیل سح - برگ نیم - برگ مندی - منجی - گبر  
 س - اجاش - چوبی - ان سکو باریک - میکا - گبر  
 پاک سرخ - چوشه - برود - گبر

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۰۲ء روزنامہ

فجر و سیر اس وقت کی نماز حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کی اور یہ کہ لیے حضرت اقدسؑ تشریف نہیں لے گئے۔

ظہر اس وقت حضرت اقدسؑ نے تشریف لا کر کچھ عرصہ کی اموی مسجد احسن صاحب اموی ایک نظر اچھا زعمری پر کر کے جو حصہ چوکہ کتاب رات کو چھپی تھی اس میں بعض جگہ لکھا کہ ایسے غلطی ہو گئی تھی اور بعض جگہ کہ نہ بخیرہ لگنا یا دور کرنا ت کو ان میں یہ ہو گیا تھا اس کے اوپر تذکرہ ہوا حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ کوئی غلطی نہیں ہوا کرتی کیونکہ ساتھ ہی ترجمہ ہے اور اگر کوئی غلط عربی ہے اور نہ کوئی غلطی ہے تو نیچے ترجمہ اس کی صحیح کرتا ہے اور اگر عربی کی غلطی تھی ترجمہ سے تو یہ اصل عبارت عربی موجود ہے اس سے اس کی غلطی ہو جائے گی پھر نماز پڑھ کر حضرت اقدسؑ تشریف لے گئے۔

عصر اس وقت کی نماز حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشاء اس وقت اعجاز احمدی کے بارے میں اولیٰ کے  
اثر کے متعلق مختلف جواب دہکار ذکر کرتے ہیں جو ہم مولوی محمد علیؒ  
یا لکھنؤ نے اپنا رسالہ تلوم کا من سنایا جو سید عبد اللہؒ متاخر ہے  
حضرت احمدؒ سے دریافت کیا کہ میرے ملازم ہیں وہ دو ہفتہ قبل طاعون  
خطر ہے اگر حضرت اپنا کرتے علماء فراموش تو میں اس سے پہلے یہوں حقوق  
نے فرمایا کہ ہم کرتے تو یہ دیکھے کہ کیا یہ ہے کہ جو ایک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور  
کرتے ہو تو یہ کوئی شے کام نہیں آتی کہ جو میں جانتا ہوں کہ گویا بار بار  
نے دعوہ فرمایا ہے کہ وہ میری ایمری کی بجائے اس ذات کی صفیٰ کو حفظ کرنے  
گر رسمی مسلمان یا بیعتہ مالیک کوئی دوسرا نہیں ہے جب تک ہمارا ساتھ  
کو حقیقی تقرری نصیب نہ ہو ایک مسلمان محمدؐ نہ ہو جو کہا کہ تو مسلمان ہو  
میں یہودی نہ کہہا کہ تو اگرچہ مسلمان ہے مگر تو کوئی محمدؐ آدمی نہیں  
ہے بلکہ تیرے منہ سے جبرہ سناؤ کہ تو کلمہ حق تعالیٰ نے جو حضورؐ کی

[illegible]

اور وہ محتلف الوعدہ ہوا اس لیے سلا قوں کو، متحکروں کو، وفاعین کو  
اور سطر جسے پزار گردنا یک دیوار بنا لو خدا ہمیں کریم جو وہ انوفاض  
بندرہ کو ذلت کی موت پہنچا نہیں ملتا اگر وہ خدا نخواستہ کوئی ہار جی  
سے تو وہ ذلت کی موت مانے ہوئی کیونکہ اگر ہم شہنشاہ نہ بنیں تو  
اقدراض کا موقع کب ملنا کرے گا تو جیتے خود مشہور کیا ہے ایسے کو کس  
اقدراض کی سیکے ہیں منگو جاہیہ کا ہے اقدراض نہ سنی پیدا کر جو ہماری سیت  
کو جو پورہ درد دلا ہوگا اور بسکا دل شرف سے دوکل گیا ہو خدا  
قدر کو پورا دیا تو کو رو کر دے کر جو ہماری سیت کا ایک تہہ ہمیں ہوا تھا  
اردو زبان میں آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام  
بلکہ غلامی کی غلامی حقیقت یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اس کا  
زہور کی اور جو شخص ضرر اٹھایا اپنے نفس سے اٹھایا اگر تم خدا  
صفائی نہیں کرتے تو کوئی طبیب تمہارا علاج نہیں کر سکتا اور نہ  
کوئی دوا فائدہ بخش سکتی ہے۔ توہ داری صرف خدا کا فعل ہے دلا  
پاک متناکرانجی، ایک موت ہوتی ہے جنگ انسان محسوس کرے کہ  
میں اب وہ نہیں ہوں جو پہلے جو غایت تک اسے پہنچا جا رہے تھے  
کوئی تبدیلی نہیں کی جب اسے معلوم ہو کہ اب میں گندی زندگی لپٹا  
طویل آل سے بہت دور آ گیا ہوں تو سمجھ کر اس میں جو تقویٰ پر قدم کیا  
ہو اسے نفس بہت دھوکے دیتا ہے بلکہ مال کی خواہش رکھتا ہے جس سے  
دوسرے مال کا نال اور نقصان پہنچتا ہے تو یہ باتیں آخری آل  
نفس سے ملتی ہیں اب وہی آخری وقت ہو خدا کا خوف کی  
شعر ہے کہ انسان کو مضی کر دیتا ہے۔

خازنِ وفا و حق و گزارِ کبریا پر شرفِ نشین پر چھوٹی دیر کے لیے بیٹھ گئے  
 اصفہانِ پاکِ حجاز پر ریا ہوا ہے کیا دیکھنا ہوں کہ ایک آدمی سنبھلے  
 بیٹے کیلئے کپڑے پہنے ہوئے سیکڑا سا باپ ہے اُس سے بھروسہ و محبت کی بات  
 ہے میر کو پاس کر کہتا ہے کہ میر کو کان کے چھو عورت کی گھٹی ٹھنکی ہوئی  
 ہے میں اُس کو کہتا ہوں چھپے ہٹ جا چھو ہٹ جا۔ اسے فرمایا کہ اگر  
 ساتھ نقدِ میر کوئی نہیں۔

۱۰۲- نو مبر ۱۹۰۲ء بروز روضہ شنبہ

**فیض اسحق** کی ناز حضرت قادریؒ نے باجماعۃ اساک **سمیر**  
 حضرت قادریؒ نے ہجرت کے قریب سیر کی یہ تشریف لائے اور قادیان کی کشتی  
 طرف تشریف لے چلے اچانک اسی دن کا دروازہ ماکہ میں مخاطب ہوا  
 کیا جواب دو سکتے ہیں میں بعض یہ کہیں گے کہ اگر ہم چاہیں تو ہم کچھ  
 ہیں اس پر جواب غاصا ہے ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر کیا کہ ہوتی  
 ایک مولوی نے عجاز المسیح کو دیکھ کر کہا کہ اگر آج میں نہ دیکھ  
 سکتے ہیں مگر کون وقت صالح کہے۔ حضرت قادریؒ نے فرمایا کہ  
 وہی مثال ہے کہ ایک شخص نے شہر کہا کہ میرے پاس ایک بکری ہے  
 شکر کا منہ ہو شکوہ دہشتہ سلہر گولہ اس میں کتنی ہی غصہ ہوتا کہ

پھر فرمایا کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ بھی ہمارے تمام رسالوں کا پتہ ہے  
مولوی محمد احمس صاحب نے کہا کہ حضور رنگ دوسرے ہے۔ پھر فرمایا کہ گھٹی

کیا خبر ہے کہ ہماری جا متکے کون کون بد شیعہ لوگ کچھ مدینہ پہ  
 وقت آویگا تو سب آ جاویں گے اسکی مثال اسکی مثال کی مثال یہ کہ وہ بیک  
 یہودش ہوتا ہے تو سب کچھ کہتا رہتا ہے پھر یہی ہوش آتی تو یہ سب  
 ہے یہی طرح ان لوگوں کو بھی حسد و رقبت کی شرب کی میوہ کچھو۔  
 ایک شخص نے ذکر کیا کہ گو محمد بن قسطلیہ لوی آخر کار یہی طاعت میں مبتلا  
 ہوں مگر ان پنجابی نصایف اور دیگر خیرہ ملیں جو کچھ ایک گن گنت کی طرح  
 وہ معصوم روزگار پر یادگار پہنکی حقہ قدرت نے فرما دیا کہ یہ تمام اسکی کچھ  
 کفارہ ہوا یا کچھ کفار کی شان ہے جو ارادہ (ذلت پر بخیریت) اسے ہم کو  
 تجھے وہ تمام اسیر لے کرے خود اسکی اپنی جادہ میں اسکو مڑے پھینکے۔  
 فرما کہ مذکی قدرت مجھے یہی ہے جب وہ چاہے عنایت کر کہ یہ تمام اس کی  
 نہیں ہیں انسان کی غلطی ہے کہ ادھر ادھر سے یہ مانا ہے جس قدر وہ  
 چاہتا ہے خدا تعالیٰ قادر ہے کہ حلال ذریعہ سے پہنچا دے کوئی دوسرے  
 کسی کی ایسی باسداری نہیں کرتا جیسے وہ کرتا ہے بکے خلق اسباب۔  
 میں مجب مزہ آتا ہے قل کے مقدمہ پر نظر ڈالو کہ کس قدر خدا تعالیٰ نے  
 سب میں چھوٹ ڈال دی یہ لڑیہ خیال ہے کہ اگر حاکم کے سامنے بھیجا دجائے  
 تو سب سے ہرگز نہ کوئی کہہ سکے کہ خدا کو یہ رہنی کرتا ہے تو وہ خود اس کے  
 دیکھ اسکی طرف پھر دیکھا سب کہہ اسکی سے بیچ میں ہے جسو جیگر دیکھا  
 پھر دیکھا اس رنگ میں ایک مزہ و جوی نہ سب کا آجاتا ہے مگر اس  
 قدم نہ آگے پھینکا ہوا ہے لیکن اگر یہاں تک قدم نہ پڑے تو یہ قدم  
 بھی مزہ نہیں آتا۔

ہر ایک میں کچھ کچھ غفلت کا حصہ ہوتا ہے۔ یہی غلط چاہتا ہے کہ یہ لوگ مسجد کیوں حصرت روز کے زمانہ میں اس کے سلیو کا ہتھکڑیاں پہاڑ کی چٹانوں میں آگیا ہوں یہی طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم عیسیٰ کی پادشاہی کا دعویٰ کرتے ہیں مگر زیادہ ضروری شے خدا کی پادشاہی ہے۔ یقیناً یہ بغیر اس یقین کے اعمال میں برکات ہرگز پیدا نہیں ہوتیں ہیں۔

+++ حسد افغاے نے کہا کہ چلو دو اہم میرا چلو چلیں گے  
آج ہی توجید پر قائم ہو جاویں تو آج ہی یہ بلا جاتی رہتی ہے خدا اس  
کے اہل کو دیکھتا ہے کہ توجید پر وہ قائم ہیں کہ نہیں بہت سے مصلحتوں کے  
برخلاف توجید کے برخلاف ہونے میں خواہ وہ کس پریشانی سے لالہ لالہ  
کے مگر وہ اس میں چھوٹا ہوتا ہے اور یہی سق ہے اس کے بعد سبقت لیا بہر  
ہے اس کی نظر زمانہ سابق میں نہیں ملتی اگرچہ اُن وقتوں میں سق دھڑلے  
تھا مگر خدا کا خوف بھی دلوں میں ہوتا تھا ایک وقت آتا ہے کہ اگرچہ اس  
انسانی عداوت میں گے مگر سق وہ سب ناس میں رہا نہیں ہے  
جیسے **رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا** مگر یہ  
ان لوگوں کو ایمان میں داخلہ نہیں دیتا خدا فرماتا ہے **قُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**  
**لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ** سے پہلے **طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا**  
کی حقیقت بھی معلوم ہوتی ہے کہ یہی سق توجید پر قائل نہ ہوں گے خدا  
ابو غننل سوختے سوختے اکی توجید کو کون حقیقت نہ کہی کہ یہ خدا کی ہستی  
ہوگا جیسے فرما **إِنَّمَا شَاوَرَكُ رَبِّي** اور تو کہ میں نے خدا کو دیکھا ہے

راستہ میں ایک سال تک ایک کوسوا کے راجہ کا ایک بیٹا  
ایک بھی انسان پر اور ہر بھی ایک انسان ہے جس طرح ایک  
انسان پر گناہ رسول کریم اگر خدا کی طرف سے منع کرتا تو ایسا بھی  
مصرعہ کی تو اندیشہ بھی کیا تو اندیشہ ہو۔

کے ذکر پر فرمایا کہ جو دولت کی مشکلات میں مبتلا ہوئے ہیں  
 عربی کوئی اور ایسا علم نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں کلام سے  
 پر ایک امر کا فیصلہ دے سکے۔ میری ہی دلجو کامیاب ہو کر ان کے قریب آیا  
 قرۃ السلام علیہا کہ بہر شریف سے ملے  
 وعصر ان اوقات میں حضرت احمد بن حنبلہ نماز باجماعت  
 شروع ہوئے۔

۱۴۔ نو مبر ۱۹۰۷ء بروز منہجہ شنبہ  
اس وقت کی نماز عصرۃ قدس نے باجماعت ادا کی۔  
صبرۃ قدس قریب ۵ بجے کے سیر کے لیے تشریف لائے  
جواب ہمراہ تھے اچھا اچھا کے متعلق ذکر شروع ہوا  
ی سید سرور شاہ صاحب کے کہا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے  
ستھما یعنی حضرت نے فرمایا کہ خود کا خط موجود ہے یہاں  
لکھا تو مختلف جواب کئی پر ہے۔  
مذکور البتہ حیا۔ اس آیت پر فرمایا کہ ان کو موبیہ شکر  
کے

فرائدات بنو غلاب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے یہی تریخ ساجہ  
 اور قطرات بریز رہی ہیں مگر تیرے تمام اور سکون سے ۔  
 سرگرمی انسان کے وقفہ ہوتا یا ان رمت کے دن نہیں کا وقت تقاضا  
 کا کہ وہ اس لیے کرتی ہیں کہ وہ اپنے اپنے اکی اور بھی ہو کہ وہ اپنی  
 عیب خیزی ہوتی ہے وہ نے کسی کا کرتی ہے غلطی بھی نہ کلفت نہ کرتی  
 ہے وہ کان خریبہ دیا، وہ حضرت اسلام علیکم السلام کے لئے  
 طہر عصر و عشاء کے وقت حضرت اقدس شریف کا چہرہ کی  
 طبیعت اسازتھی اور کچھ سر دی گئی تھی رشتا دو دنیا کا عازن میں کراہی  
 بنا کر طہر و عصر کی نمازیں میں ہو میں اور عشاء کی وقت برص عیالات طبع  
 حضرت اقدس و شریف کے ملا سکے ۔

۱۸ نومبر ۱۹۲۲ء بروز سہ شنبہ  
اسوقت کی نماز عصرہ آفتوں سے جماعت ادا کیا بعد نماز فرمایا  
کہ نماز سے کوئی ۲۰ یا ۳۰ منٹ پیشتر بیٹھے دیکھ کر انگویا  
بے حد ترس کر رہی ہے کہ اپنی جماعت کی پیشین دہان دفن کیا کریں تو کہا گیا  
کہ اسکا نام مقبرہ بھرتی ہے جہاں جواسیں دفن ہوگا وہ بھرتی  
ہوگا پھر سکے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسٹل کے لیے  
یہ سلمان ہوئے کہ کچھ پڑا لکھیں وہاں کو کھلی ہوئی جیوڑی کا  
پتہ دیا وہاں جا دیں تو وہ لکھیں ناویں تو ایک کتاب یا پیر کی کتاب  
مولو کو دے دیں اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس میں جو کچھ لکھا ہے  
کوئی اس سے کچھ لکھتا ہے تو اس کے بھی ساتھ تصویر دیکھو اسے چھوڑ  
دے یا اسے خیرا کر دو ویرہ ستر ہے جو تیر لکھی کہ اس کی جماعت کی میتوں کی  
کے ایک قبرستان میں کھاد ہو رہی تھی اس کی تائید کے اس کو کھل کے صلیب

وفا دار بندگی ہی ہر کرتے ہیں اور کون ہوتے ہیں۔

موتش نہیں کرتا تو تمہارے شکر اور انصاف سے بے بہت  
وہ انصاف و احسان پر مبنی ہے جس کا شک نہیں جو اس انسان  
درستہ کے ہر حرکت و ہر تقریر میں اور افعال میں۔ نفس الہی  
کے دوسرے پائے یہ دھوکہ ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے جلدی ہوتا  
اور عبادہ کی طرف جھکا جاتی ہے۔ اور جس کو لکھنا نہ لکھ کرنا  
مجھے پڑتا ہے کہ یہ تقریر حضرت نے اس وقت فرمائی تھی جب  
خان صاحب کھنڈلہ نے حضور سے بیعت کی تھی۔ (یہ میرا)

۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

کی نماز حضرت اقدس نے بجا رکھی تھی۔ اور ان کی دعا  
مبارک خدا کا حضور کی طبیعت بالکل درست تھی۔

سینے کے بعد حضرت اقدس میرے لیے تشریف لے اور اچھا  
ہمارے چہرے کا نقشہ شکو جو ایک طاہرین کے نظر تک پہنچا  
گرتا اور ایک حوالہ سے حضرت کو نام لگے تھے کہ ملک اہل قیام  
ہو تو میں ایک کے گھر سے ہوں اس پر کوئی نام لکھ کر بھیجنا  
جس سے ہماری کشتی میں نہیں جھانکنا ہونے کے اگر کسی کی شک کے علاوہ  
اور اس کا مقابلہ کسی اور طرح سے کا رہا ہو سکتا تو ہمارا دعویٰ ہوتا  
ورنہ سچا میں ایک کے ساتھ ہر گز نہ ہوتا۔ اور یہ سب بڑا  
... اس میں بھی خدا کی محنت ہے کہ ہمارے کشتی میں ہر گز نہ ہوتا۔  
نئے نئے لکھنے والوں نے بھی محنت میں خدا کی مدد کی کیا ایک کی روٹی  
ہوئی یا نہیں جن کا دھبہ یا ہڈیاں ہے کہ نہ ہونے میں اب  
دیکھیں کہ اللہ کیا لکھے گا اور اب بھی شرمندہ

... ہو گا کہ نہیں۔ ایک دن اور عہد جاریں اور یکہ لیں۔ طبیعت  
مضبوط ہو جاوے تو ان سونے کے مقصود حالات دریافت کے پھر لاواؤ کو  
پیش کیا جاوے گا کہ اس کے لیے ایک پرانا زمانہ ہو گا۔ یہ ایک طاہرین  
اور اسی کا کام ہے کہ یہ سب کے ساتھ خدا کی مدد سے کیا گیا ہو  
میں اس قدر کثرت سے روزی دے رہا ہے کہ ہر عہد میں اللہ کی کرم میں  
کھلتی ہے یہی ایک عہدہ اس کی کہ میں کی کلمہ ہے کہ نہ ہونے میں  
جب ایک ایک کتبہ ہر عہد میں ہوتا ہے تو یہ نشان بھی خدا کی مدد ہے  
میں ہر عہد میں زیادہ ہوتی ہے اس قدر بارش روزی دے رہا ہے کہ خدا کی  
سہلج ہونے کا نظارہ دکھاتا ہے کہ کیا یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے  
چہلاؤ زمین کو گمان کو گمان کسی بات کے فائدہ نہ تھا یا سہلج ہونے کو  
خیال تھا کہ میری کسر کوئی بات کر رہے ہیں میرا لگنے کو  
آج کل بھی ہمیں دنیا اور قیامت کا سامنا ہوتا ہے اور تو کوئی کلمہ  
میں۔ ایک مخالفت کے لکھنے کے بعد یہ خط لکھا کہ ایک مخالفت میں اس کو  
کئی نہیں کی مگر کیا بات کا جواب میں نہیں تاکہ اور جو اس مخالفت کے  
ہر بات کا جواب میں ہوتے جاتے ہیں تاکہ کہیں کہنی ہے۔ یہ ان کی کلمہ  
بھی ہے کہ خدا کی نظر کو اس کا بھونے کے بعد یہ کتاب کلمہ میں  
جیسا انسان چاہتا ہے کہ کئی بھی ہو تو پھر ہر گز نہیں ہمارا ہوتا ہے  
جس کا خدا کی تقریر چک کر نہیں ہوتی اس وقت تک تو یہ نہیں ہے  
مگر یہ ایک چکار نظر تھی جو تو میری غلامی میں رہ رہ جاتی ہیں۔ کئی غلامی  
بات کو اس کے بعد میں کہ اس کا ہمارا جی تھا کہ لکھنے کے بعد یہ لکھا خدا کے

کہ اب تو کلمہ نہ کہتے اور دنیا جان دیکھتے تھے کہ یہی تو تو کلمہ کہتا  
یہ میں اتنا فرق۔ والدہ اور میں سنا سب خلاق عبادات کی ہوا کرتی  
ہے کہ یہیں تو بالکل غدار و اگر کسی دین نہ ہوتا تو انسان کا ایک دین  
گوارہ نہ ہوتا جسے انسان کے سے پشیم تر اردو اشیاء کے پشیمند  
بنا میں تو کیا گمان ہو سکتا کہ تو یہ دراصل کو قبول نہ کرے۔  
گنا کی یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اگر کوئی عبادت اور ہر ہر وہی ہر  
بعد گنا کی معافی جو جسے جسے بھی کے سپر میں ایک میں تھا اور ہر  
میں ہر سال انسان کے دوسرے ایک معافی کا دوسرا حالت تیر  
پریشانی کا ایک فائدہ کی بات ہے جسے ایک شخص جب کلام کو سخت  
مارتا ہے تو پھر کے بعد چیتا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر کلمے حرکت کرتے ہیں ہر  
ساتھ ترقی ہے اب میں یہ ہے کہ ہر کہوں بنا گیا تو مجاہد ہو کر کوئی  
ہے کہ گنا کرنے سے حکم کہہ کر کہتا ہے اگر گنا نہ ہوتا تو عبادت کا ہر  
انسان میں پڑ جاتا اور ہر ایک ہو جاتا تو یہ کسی غلامی کی کہ ہر ایک  
آفت سے گنا انسان کو بچائے رہتا ہے جب یہ معلوم ہو بلا منتفا کر کہ  
تو میں کیا کرنا چاہتا ہوں کہ تو یہی نہیں کرتا عبادت ہی ہو گا اور ہر  
گنا کو گنا نہ کہتا ہے وہ آخر سے چوڑی ہو گا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جیسا  
بار بار دہر دہر کر کہتے ہیں جیسا ہے تو آخر خدا کہہ دیتا ہے کہ تو  
تجربہ شدہ اب تیرا جی چاہے سو کر اس کے معنی میں کہ اس کے دھوکہ  
دیا اور اب گنا ہے بلکہ براہد ہو گا جیسے بھوکہ مہلا کھانی کھیک  
کوئی دوسرا میں نہیں کرنا کہ وہ بھی ایک سیرت وہ انسان کی گناہ کر  
کرے گا جسے خدا نے بڑا ہے مسلمان کو تو خیر کے گشت کے مطالع  
کو اس قسم حال تک اور دوسرے ہزاروں کام کہ میں جو حرام اور منع ہیں تو  
میں سخت یہی ہے کہ ایک ہر گز نہ کہتے کہ کہہ دیا ہے اور مجاہد یا ہر گز  
خیر انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے

گناہ کرنا والا اپنے گناہ کی کثرت و خیر کا خیال کر کے دعا سے ہر گز نہ کہتا  
وہ عبادت ہے آخر دعا سے دیکھ لیا کہ گناہ سے کیسا بڑے گناہ  
ہر ایک معافی میں دیکھو دعا کی قبولیت میں میں ہوں اور تو کی  
نہایت مجموعہ نہیں کہ حضور دنیا اور ان کی تائید میں نہ ہوجائے ہیں۔  
یہ تو ایک حقیقت ہے (جو ہر بیان ہوتی) اور یہ حقیقت کی ہر گز نہیں ہے تو  
بات یہ ہے کہ انسان مخالفت میں پڑا ہو ہے جب وہ بیت کرتا ہے اور ہر  
ماحقہ ہے اس کے گناہ وہ تبدیلی بخشی ہو تو جسے درخت میں پیندھا  
میں سے خالصت پر کیا ہے ہر طرح سے ہر بیونہ سے بھی اس میں وہ  
قیوں اور اقرار کرتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتا  
ہیں) ہر ایک کے ساتھ ان کے ہر شک کا کی طرح ہوا کی نشان ہر کر  
ہر گز نہ ہوا کہ میں تبدیلی نہ ہوتی کسی قدر فائدہ ہو گا۔ بیت کی  
فائدہ نہیں دیتی ابھی میں سے خدا ہر ایک شکل ہوتا ہے اس پر ہر  
ہو گا جیسا ہی وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ  
ساتھ ہر عہد سے منافق حضرت صلح کے ساتھ چھا اعلان ہونے کی  
آخر یہاں ہے اس کو بھی محبت و اخلاص میں پیدا ہوا اس کی طہاری  
لا الہ الا اللہ ان کے کام نہ آتا تو ان تعلقات کو بڑھا دیا  
حضور ہی امر ہے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں پڑتا تو

بھی ایک الہام کی آواز میں ہوتی تھی

یہ ایک الہام کی آواز میں ہوتی تھی۔ (البندہ مکتوب) یہ بات بھی میری  
خارج میں ایک وحی ہے یا جو کہ ہر ایک کے لئے ہے اور ہر ایک کو ایک  
تقریر کہیں کے کہ کس طرح دعا ہے تو کلمہ کی اور ہر ایک کو ہر ایک  
بجائے۔ مکان آگیا اور حضرت نے فرمایا۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز حضرت نے بجا رکھی تھی

تیسرے حضور کی مجلس فرمائی اور ایک خواب آیا جسے میں نے  
ہفت روزہ کے حضور سے خواب میں ایک مقام میں ایک کلمہ میں  
آج کل کی طرح جیسا مار کر سے دہلی گیا۔ ہر دوسرا ایک کلمہ  
کہ ہر ایک کو ایک کلمہ میں دینے میں ہر ایک میں ہر ایک میں  
شخص نے سے کہہ دیا کہ یہ ایک شہادت دینا تھا کہ یہ شخص ایک  
انے میں ایک اور شخص گیا جو قیام میں کامی و نا کام سے ہی اس کو  
میں جانا تھا کہ وہ خدا کی مدد میں ہے پھر سے حالت میں گئی تو  
نے اسے جاتی ہو یا وہ ایک کلمہ کا حکم دیا۔

مغرب و عشاء بعد نماز حضرت نے فرمایا کہ

جاندہ ہری نے حضور کے لئے دعا کی اور ہر ایک میں ایک کلمہ  
کہ لکھا میں لکھا ہوا دکھائے کہ ہر ایک میں ایک کلمہ ہے کہ ہر ایک میں  
ہر ایک کے اگر سو فیصد کی ہے تو ہر ایک میں ایک کلمہ ہے کہ ہر ایک میں  
ہر ایک میں ہر ایک میں ایک کلمہ ہے کہ ہر ایک میں ایک کلمہ ہے کہ ہر ایک میں

یہ عبادہ اللہ کی اول دعا ہے

یہ عبادہ اللہ کی اول دعا ہے اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
دوسرے میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
ہر ایک کے لیے ہے کہ ہر ایک میں ایک کلمہ ہے کہ ہر ایک میں ایک کلمہ ہے کہ ہر ایک میں  
اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
نور کو کس طاہرین کی فریاد میں وہ ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
کہ یہی ایک ہر ایک کے علاج ہو سکتا ہے اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
کہ میں آخر سب کے کلمہ کہ ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں

ہاؤن مکتوب سے ایک غیبت میں

ہاؤن مکتوب سے ایک غیبت میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
اس کی ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
سویا اور گناہ ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
تو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
سواگ کہہ دیا جاتی ہے کہ وہ تو یہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
کہا کہ وہ ایک عہد کا ایک کلمہ ہے کہ ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں  
ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں

رکھو تو سب کچھ ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں اور یہی وہی ہے جو ہر ایک میں



بہنیں نیز غمات کی بہن اپنی عبادت و معاشرت نیکو پہنچا سکتی ہیں  
 اور میں ضرورت ہی کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا امر فرمایا  
 ہے من احسن الاسلام لم ينكح مالا يعني اس نے اپنی عبادت و معاشرت  
 سے سفر کر لیا اور ایسا ہے اس لئے زاد راہ کوئی چاہی کہ کرنی چاہو  
 ان ہیوں کو جس سے اور نیکو کاموں میں موت کی نشان سے بعید ہے خدا  
 کے ساتھ ہی صلح کرو اور اسی پر ہم دیکھیں کہ کون سی عبادت بہن  
 ان تینوں میں بات ہے نہ اسے الفاظ و بالوں سے کہیں بتا  
 جب تک خدا اپنے فضل سے دلوں میں نہ گڑھے خدا پر ہر  
 فرما رہی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے میرے نزدیک عالم کرمیت ہوئی  
 ہے اسکا علاج بحجۃ الایمان کے تعقل و تعین کی جگہ کو ہرگز  
 ممکن نہیں ۔ یہی چیز بہن ہے کہ میں اس کا علاج کرے  
 اسان سے آئی ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا ہے (حضرت علیہ السلام)  
 ہے ۔ سالفہ دنیا کے وقت بھی یہ دیوے خدا کے ایک نشان ہوتا رہا  
 ہے پس اس کا علاج یہی ہے کہ ایسا ایمان کو اسکی تمام غایت تک  
 پہنچا دو اس کے لئے بیشتر اس خدا سے صلح کرو خدا سے غفار  
 رو کو توبہ کرو۔ دعاؤں میں اللہ اس کی کوئی دعا نہیں ہے میں  
 تو خود ہوں ہر ایک عذاب الہی اور توبہ ایندی ہے ہر توفیق کے  
 کوئی کیا علاج ہے یاد رکھو اگر کہ میں اسکی بھی توفیق ہوگا خدا اس  
 کے بارے میں کچھ دیکھا اور اسکا توفیق کامل ہے توہ اپنے  
 کلمے بھی شفیع ہو سکتا ہے اگر توفیق میری ماورے توہ میرا ہے  
 بن جا کہ ہے تمنا ہے نفق میں جیکہ بہت ایک توفیق الہی کا توفیق ہے  
 و پروردگار نشان کے دنیا پر آتی ہے بلکہ ہرگز شہادت نہیں دتا  
 کوئی توفیق اس دولت کی ہو کہ مرے توفیق ضرور عیال جاویگا  
 میں بارگاہی جماعت کو کہا ہے کہ نہ اس سے میت پر ہی  
 رہے ہو کر اس کی حقیقت تک جب تک پہنچے کہ نہ تکلیف  
 میں قشر پر مہر کیڑا لاغز سے محرم ہونا ہے کہ مرے دعوں میں نہیں  
 یہی بزرگی اسے کچھ بڑا ہے میں دیتی جی کہ اسکی لپیٹ کو خود  
 روہ نسخہ لیکر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز نا فائدہ نہ ہوگا کہ کد  
 بدہ تو اس پر لپکتے ہوئے عمل کا نتیجہ ہے جس سے وہ خود مرے  
 شتی روح کو بار بار مطالعہ کرے اور اسکا مطابق اپنے  
 ہو بنا و قد اخلص من دکھایوں تو ہزاروں چورہ زانی  
 کار مری ۔ بدعاش آخرت سلم کی امت ہو گیا دے کہتے  
 میں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے نہیں ہرگز نہیں اتنی ہی ہے جو  
 کی تعلیمات پر لہر کا رہنمائی ہے ۔ یہ طاہر کوئی من نہیں ہے  
 لوگوں کو سید ہا کرے آئی ہے تم اس سید کو کہتے سے پیچھے  
 ہو بلکہ خدا کے واسطے سید ہے ہر جاؤ ۔ انکار کی بری چیز  
 جس لوگ غماز کرتے ہیں کہ اس صرف غریب لوگ ہی مرتے  
 یہ ایک اور بدعتی ہے بجائے غریبوں کے الٹا افرام  
 تے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف بیماری ہے اس کو فائدہ نہ  
 کیا تعلیم ہے لہذا اگر وہ علاج کرنا چاہے غریب کی سی باکی  
 بائیک لوہت بھی ہونی ہے اور طاہر تو خدا کا ایک



آئینہ ہے جس میں خدا اپنا چہرہ دکھایا گیا۔ یاد رکھو کہ ملاعون کا نام خدا ہے رحمت بنیہ لہذا اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے جو یہ تو نہاد تھی کہ اپنے جلو نشان کے آئی ہے مومن اور غیر مومن میں فرق کر کے جاوگی اس کا نام رحمت ہے اور میرے الہام میں بھی اسے غضب کہا گیا ہے آج سے ۱۳۰۰ سو برس پیشتر قرآن میں اس کی خبر ہے و آخر جن الہام حابہ من الارض تکلمہم۔۔۔ یعنی جب گہرائی اور غلات کا زمانہ ہو گا ایسے وقت میں لوگوں کا ایمان خدا پر صرف ایک بچوں کی کہل کی طرح ہو گا تب ہم ان میں ایک کرا کا لیں گے جو انکو کالے کاغذ میں یہ خدا کا ایک تہرہ جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کے لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے +

۲۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چار شنبہ

**مغرب وعشا** حضرت اقدس حسب معمول نماز جماعت گزار کر مسجد کے گوشے میں جلوہ افروز ہوئے اور چند ایک نو وارد احباب بیعت کی ملاعون کے ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس کی طرف رجوع کر لے اور جو لاپرواہ ہے خدا اس سے لاپرواہ ہے ایسے وقت بھی جو تم مجھے تو اس کی محبت ہی دے رہے +

بیعت میں تین لوہان ایسے بھی شامل ہو جو کرم فرما ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عہد کے وقت قادیان میں پہنچے جدا گانے روز انہوں نے کمپ میں حاضر ہونا بتایا ان کے اس اعلان پر محبت پر فرمایا کہ باوجودیکہ فوجی لوگ ہیں مگر خدا نے دین کی محبت ڈال دی ہے صدق اور اخلاص لکھ آئے ہیں خدا ہر ایک کے یہ نصیب کرے۔

ایک صاحب آنگرہوں کی کہ کہ میرے سر میں درد رہتا ہے اور میرے گرمی میں تنگ رہتا ہے۔ شام کو جب ٹیپ شروع ہوتی ہے تو اکل ہو جاتا ہے ورنہ تم دن اور گرمی کے وقت مجھے سخت تکلیف رہتی ہے دعا فرمائی جاوے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ملاعون بھی کیا ہے اس نے کہا ہاں وہ گلیہ بھی کہا ہاں ہیں جو کہ سردی کے آرام کے لئے آٹھلے شہر میں مگر فائدہ نہیں فرمایا کہ بڑی شو ریا کر دو۔ بڑیاں لپی لیں میں میں کچھ گت چڑا ہوا سکوا ہوا لکڑی شہر با شہر کرو کر چلی جم جاوے اس چربی کو نکال دو یا ایک رومال پانی میں تر کر کے شہر اس میں چھالو کر چری اس میں لپی لپی سے اور خاص شو ریا کرے وہ پتہ اگر دو اور ہم دعا بھی کر دینگے یہ اس شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤ میں ایک سولہ مدرسہ میں ملازم سخت محال ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کریں کہ اس کی تندی وہاں سے کر دے حضرت اقدس نے اس مقام پر تبسم فرمایا اور پھر اسے اس طرح سے سمجھایا کہ اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہوتو اس کی تعلیم پر عمل کرو اگر تکالیف پہنچیں تو یہ تو اب تک کہ جو غیر خدا معلوم نے نہ کر تین برس تک وہاں آئے تم لوگوں کو اس

زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں مگر آپ نے صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے ایک زمانہ قریبے کہ تم کو بھیو گے کہ یہ شہر لوگ بھی نظر آدینگے اسہ تھلے لے امدادہ کیا ہے کاس ہاں جماعت کو دنیا میں پسلاوے اب اس وقت یہ لوگ تھلے دیکھو کہ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جاوگی تو یہ صبر خود ہی چپ کر جاوے گیو اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ دو کبہ دیتے اور وہ کہہ دینے داے پیدا نہ ہوتے مگر خدا ان کے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے تہڑی مدت صبر کے بعد ہو گئے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص کہہ دیتا ہے یا تو قویہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے کئی خطا اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیان دیتے تھے اور ذاب جانتے تھے لیکن اب تو کہہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ برے شے سے بچا کر کوئی حساب نہیں ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہون گے + ہر صرف صابر ہون کے واسطے ہے دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے جب تک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے وہ کہہ پر کہہ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ کہہ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اس سبب صابری جماعت خدا کی حمایت میں ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے ایمان قوی ہو جاتا ہے صبر صبر کوئی شے نہیں ہے +

معدن مفتی محمد صادق صاحب ڈوٹی کا اخبار سناتے رہے اس زمانے کی نسبت فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ ہندو بھی کہتے ہیں کہ یہ زمانہ ایک بڑے اقدار کا ہے ذاب مدین الحسن تھا نے لکھا ہے کہ نفل رح میں کوئی شخص چودھویں صدی سے آگے نہیں بڑھتا (یعنی جس قدر کا شہادۃ اور اخبار میں وہ تمام چودھویں صدی تک کی خبر دیتی ہیں) ترقی بھی ہوا کہ ہی معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن شریف میں ہے وقل رفا من ذل حتی عاکواک العرجان القلکم۔

ایک حافظ صاحب درخواست کی کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ قرآن کی میری منزل ہر جاوے مگر ناکامیاب ہی رہتا ہوں دعا فرمائیے حضرت اقدس نے فرمایا کہ قرآن خود یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اس قدر کورج کرے محبت سے چڑھتے رہو ہم بھی دعا کرینگے پھر عشا کی نماز ادا کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ

۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنج شنبہ

**فجر** کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت تازہ رہی اس نے صبر بھی بتوی رہی اور عصر کی نماز میں حضور شریک ہوئے مگر بعد از دوران سرگشت سے رہا اور با تہ پاؤں جھوٹے رہے اس نے مغرب اور عشا کے وقت حضور شریک نہ لائے +

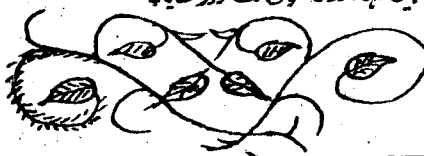
۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

**فجر** کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی جمعہ صبح اقدس صبح میں ادا کیا بعد نماز جمعہ صبحی غلام علی صاحب مدنی مرحوم سکنہ جہلم کی نماز جنازہ حضرت اقدس نے پڑھائی عصر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تہڑی دیر مجلس کی یہی سے ایک عیسائی اخبار نے اپنے شعلی ناٹا الفاظ لکھے تھے اس کا ذکر سنایا گیا +

**مغرب وعشا** حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد کے گوشے میں حسب معمول بیٹے جعفر علی نے اپنے اخبار میں اعجاز احمدی کی نسبت لکھا تھا کہ یہ بیان غلط ہے کہ یہ ہون میں طیار ہوئی بکلاں مسودہ ایک عرصہ سے طیار ہوا تھا صوفیہ کے واقعات کا تہوڑا سا مسنون ان ایام میں بنایا ہے اس سفید چوٹ پر حضرت اقدس تم فرماتے رہے اور نصیب کرتے رہے ان لوگوں کو اس قدر چوٹ چوٹ کی کس طرح جرات ہوتی ہے پر فرمایا کہ ہر لکھ کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جب تک خدا تعالیٰ ان کو پورا اول سبقت نہ کرے ہم بھی نہیں کرتے اس کے بعد حضرت اقدس نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ اگر طبیعت وصوت ہو جا تو نزول سچ کو مکمل کر کے ایک سال زبان فارسی سے لکھ کر کیا جاوے میں دلائل کی بنیاد میں چیزوں پر رکھی جاوے حکوہر ایک بی بی مش کرتا رہا ہے اول نفوس۔ دوسرے محرکات تیسرے عقل چہر فرمایا شکل ہے کہ عادت بھی ایک رنگ ہے جب پلٹتے ہیں جاوے تو ہزار دلائل ہیں ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا جیسے ایک ہندو کے دل میں جو گنگا کی عظمت سیٹی ہے اس سے دلائل پوچھو تو کہہ نہ دینگا صرف عادت کے طور پر اس کی بڑی جھانکنا گیا اس پر تہ نزول سچ کے بارے میں ان لوگوں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ بھی مانتے ہیں کہ اسی جم کے ساتھ آسمان آوے گا یہ زمین بھی وہی کی طرح لگتا ہے لیکن میں اس پر خوش ہوں کہ میرا ہر ایک شے پر قادر ہے وہ اسی مرض کے ذریعہ کہ ہزار سالہاں پیدا کر دینگا +

جمعہ کی تعطیل کے لئے ایک بیہوش دربار دہلی کی تقریب پر گورنٹ ہند کی خدمت میں پیش کر کے کی تجویز حضرت اقدس کی ہے جو کہ عنقریب شائع ہوگا +

اس کے بعد ترقی جماعت کا ذکر ہوا کہ یہ ایک عظیم الشان امر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان نیک سالوں میں ظاہر کیا ہے ان ۳ سالوں سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو متھی اور ان ۳ سالوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئی باوجودیکہ ہر طرف سے فراغت ہوتی رہی تھا لغت میں کوئی فرق نہیں رکھا اور ناخنوں تک زور لگایا +



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد ونصير علي بن علي الكريمر

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب الہی اور مولوی

عبد اللہ صاحب چکڑا الوی مباحثہ پر مسج

موعود حکم ربانی کا ریویو

اور

اپنی جماعت کے ایک نصیحت

فرغین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ یہ اہستہ مندرجہ عنوان کے پیش نے  
کی وجہ سے کمولوی عبدالصاحب اہادیث بنویہ کو کھن ردی  
کی طرح خیال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ نہ پرلائے ہیں جیسا ذکر  
کرنا بھی سوا ادب میں داخل ہے اور مولوی محمد حسین صاحب انکے  
مقابل پر یہ حجت پیش کی تھی کہ اگر احادیث شامی ہی ردی اور لغو اور ناقابل  
اعتدال ہیں تو اس اکثر حصے عبادات اور مسائل فقہ کے باطل ہونے کا  
کیونکہ احکام قرآن کی تفصیل کا پتہ حدیث کے ذریعے سے ہی ملتا  
ہے۔ ورنہ اگر صرف قرآن کو ہی کافی سمجھا جائے تو پھر محض قرآن کے  
رو سے اس پر کیا دلیل ہے کہ کفر نہ صبح کی دو رکعت اور مغرب  
کی تین رکعت اور باقی تین نمازین چار چار رکعت ہیں یہ اغراض  
ایک زبردست پیرا ہے میں بے گواہ و اندک ایک غلطی رکھتا ہے بھی  
وجہ تھی کہ اس اغراض کا مولوی عبدالصاحب نے کوئی شافی

جواب نہیں دیا محض فضول باتیں ہیں جو بکھینے کے بھی لائق نہیں  
ہاں اس اعتراض کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ مولوی عبدالصاحب کو ایک  
مذمتی خانہ بنانی پڑی جس کا بیس اسلام کے فرقہ پرستانہ نام و نشان نہیں  
پایا جاتا انہوں نے الحیات اور مردود اور دیگر تمام ادبیہ و فاضلہ  
جو غازی میں پڑھی جاتی ہیں درمیان سے اٹھا دیں اور ان کی جگہ صرف  
قرآنی و یقین رکھ دین ایسا ہی اور سب کچھ غازی میں تبدیلی کی جگہ  
ذکر کی اس جگہ صحت و درست نہیں اور شاید مسائل حج و زکوٰۃ وغیرہ  
میں بھی تبدیلی کی ہوگی۔ لیکن کیا یہ سب کچھ حدیثیں ایسی ہی  
ردی اور لغو ہیں جیسا کہ مولوی عبدالصاحب نے سمجھا، یا خالصہ کلمہ

شرعیات کی ہنگام لازم آتی ہے اور اس سے انکار کیا جاتا ہے اور کتاب، السنن، مختلف اور معارضت کی وہ کچھ پر وہاں تبیین کرتے اور حدیث کے قصے کو ان فقہوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کتاب اللہ میں تفسیر موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے یا نہ پر ایک حالت میں مقدم سمجھتے ہیں، اور یہ صریح غلطی اور جاہل انصاف سے تجاوز ہے اور بلاشبہ قرآن شریف میں فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا اللَّهَ وَاتَّبِعُوا رَسُولَهُ** یعنی خدا اور اس کی آیتوں کے بعد اس حدیث پر ایمان لائیے اس جگہ حدیث کے لفظ کی تکرر جو فراہ علوم کا دیتی ہے صاف نشانہ دیتی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تلقین کی پیدا نہ ہو اس کو رد کرداد اور اس حدیث میں ایک پیشگوئی بھی ہے جو بطور اشارۃ النص اس آیت سے مترشح ہے اور وہ یہ کہ خدا نازلے آیت موعودہ میں احیاء کی طرف اشارہ فرمائے کہ ایک بیان نامہ بھی اس منہ پر آئے والا ہے مگر جب بعض ائمہ اور اس کے قرآن شریف کو چوڑ کر ایسی حدیثوں پر مبنی عمل کریں گے جن کے بیان کردہ بیان قرآن شریف کے بیانات مخالف اور معارض ہوں گے غرض یہ قرآن اہل حدیث اس بات میں اڑاؤ کی راہ پر قدم باندھ رہے کہ قرآنی مشابہت پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجھتے ہیں اور اگر وہ انصاف اور خدا ترستی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تلقین قرآن شریف سے کر سکتے تھے مگر وہ احیاء پر راضی ہو گئے کھدا کے فطری اور فطری کلام کو بطور متروک اور مہجور کے قرار دین اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو کتابیاتیات کتاب اللہ سے مخالفت میں یا تو چھوڑ دیں اور یا ان کی کتاب اللہ سے تلقین کریں یہ توہ فراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین اختیار کر رکھی ہے۔

اور انکے مخالف مولوی عبدالصاحب تفریطی کی راہ پر قدم ہار  
پے جو سرے سے احادیث سے انکار کر رہا ہے اور احادیث  
سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ  
قرآن کریم میں فرماتا ہے **قُلْ اِنْتُمْ حُبُّونَ اللّٰهِ** فاتبعونی  
یحببکم اللہ پس جبکہ اللہ تعالیٰ ان کی محبت آن حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے انبار سے والہ بہت ہے اور آنجناب  
کے علیٰ مومنوں کے دیا فت کے لئے پیر امتیاع مدخوفیت  
حدیث بھی ایک درجہ ہے پس جو شخص حدیث کو چھوڑنا ہے  
وہ طریق التبل کو بھی چھوڑنا ہے (مولوی عبدالصاحب  
کا یہ قول ک تمام حدیثیں محض شک و اذغنون کا ذخیرہ ہے یہ  
فلت نہ برکی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہے اس خیال کی  
اصل حدیث متینہ کی ایک غلط اور ناقص تفسیر ہے جس بہت سے  
لوگوں کو دھوکا دیا ہے کیونکہ وہ یونہی تفسیر کرتے ہیں کہ ہمارے  
ہاتھ میں ایک کتاب اللہ ہے اور دوسری حدیث اور  
حدیث کتاب اللہ یہ قاضی ہے گیا احادیث ایک قاضی راجح

ن طرح کسی پر بھی بیٹھا اور قرآن ان کے سامنے ایک  
سنتیقبت کی طرح کھڑا رہے اور حدیث کے حکم کا تابع رہے  
یہی تقریر ہے شیک بہر ایک کو دھوکا دینا کا کرب کا دعوت  
میں وہ سو برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حج کی گئیں  
ہیں اور انسانی باتوں کے سہ وہ خالی نہیں ہیں اصحاب  
ہمہ راہ کا ذکر وہ وہاں ہیں اور ان میں قسم شواہرات، شاد  
نادر جو حکم معدوم کا رہ گئی ہیں اور پھر وہی قرآن تنزیل پر قاضی بھی  
ہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام بن اسلام غلیات کا کلیک  
توڑ دیا اور بنارس ہے اور ظاہر ہے کہ ان کوئی چیز نہیں ہے اور  
جو شخص محض ظن کو بچہ مارتا ہے وہ مقام بلند حق سے بہت  
نیچے گرا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَالظُّلُمُ لَا**  
**يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْفَ مُسِيئَتِهِمْ** یعنی محض ظن حتی البقیع مقابلہ  
پر کچھ چیز نہیں ہیں قرآن شریف تو یوں ہاتھ سے گیا کہ وہ  
بغیر قاضی صاحب کے تنہا ان کے واجب العمل نہیں اور مرتوک  
اور مچھ رہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث میں ظن کے  
میلہ کچھ کچھ پڑے نہ رہتے ہیں جن سے احتمال کذب  
کسی طرح مٹنے نہیں کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ  
کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا پس اس صورت میں نہ تو قرآن  
ہمارے ہاتھ میں رہا اور نہ حدیث اس لائق کا سپر ہر وہ نہ ہو  
سکے گویا دونوں ہاتھ سے گئے یہ غلطی نہیں ہے اکثر لوگ کو  
ہلاک کیا ہے۔

دو خط \* میں جب استہوار کو رقم کر چکا تھا پھر رو تین  
سطر میں باقی تین تھوڑے میرے پروردگار کیا یہاں تک کہ  
میں مجبوری کا غد کو ہاتھ سے چھو کر سو گیا تو خرابی  
مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبدالکدر صاحب  
نظر کے سامنے آ گئے اُن میں ان دونوں کو مخاطب کر کے  
یہ کیا خسف القدر الشمس فی رصفاً نبی الامم  
دیکھا انگڑائی یعنی چاند اور سورج کو تو رہنما میں رہن  
لگ چکا پس تم اے دونوں صاحب کبوں خدا کی نکت کی  
تکذیب کرتے ہو۔ پھر میں خواب میں اور محمد مولوی عبدالکرم  
صاحب کو کہتا ہوں کہ الاعداء مراد اسماعیل بن ہون اور  
پھر میں نے یہ کیا لان کی طرف نظر ٹا کر دیکھا کہ اسماعیل چراغ  
روشن ہے گویا راستہ کا وقت ہے اور اسی الہام منہج  
بالا کو حیدر آبادی چراغ کے سامنے قرآن کو ہلکا کر لاش بدو  
نقرے نقل کر رہے ہیں گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف  
میں وہ موجود ہے اور انہیں سے بنے ایک شخص کو نکت  
کیا کہ میان نبی بخش صاحب امت سبزی ہین منہ  
اور صراط مستقیم حکو ظاہر کرنے کے لئے میں نے  
اس مضمون کو لکھ لیا ہے یہ کہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں قرآن  
پابانوں پر ۱۲ ہر ہونے کے لئے تین چہر میں ہیں (۱) قرآن



شریعۃ جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے وہ شک و ظن کی آلائشوں سے پاک ہے +

(۲۱) دوسری سنت اور اس کا جوہر اجمہدیت کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرنے پر یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار دینے جیسا کہ اسی محدثین کا طریق ہے بلکہ حدیث الگ چیز ہے اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواثر رکھتی ہے اور تادیر سے قرآن شریف کے ساتھ یہ ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ رہی گی یا یہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادت اللہ کی ہے جب انبیا علیہ السلام خدا کا قول گلوں کی بات کے لئے لائے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تعبیر کر دیتے ہیں اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتمل ہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں (۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث مراد ہماری وہ آثار ہیں کہ جو تصویق کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد مختلف راویوں کے ذریعوں سے جمع کئے گئے ہیں۔ یہ سنت اور حدیث میں بالابالائز ہے کہ سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواثر رکھتا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاری کیا اور وہ یعنی مراتب میں قرآن شریف سے دوسرے درجے پر ہے اور بطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے ایسا ہی سنت کی اقامت کے لئے بھی مامور تھے پس جیسا کہ قرآن شریف یعنی یہ ہے ایسا ہی سنت معمولی متواتر بھی یعنی یہ ہے۔ یہ دونوں خدمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ میں لائے اور دونوں کو اپنا فرض سمجھا تھا اور اکیلے حکم ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کہو لکر دکھا دیا اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا کفر کی غار کی یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ اوریا کی نمازوں کے لئے یہ یہ رکعات ہیں۔ ایسا ہی راج کر کے دکھلایا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزار ہا صحابہ کو اس فعل کا پانہر کر کے سلسلہ تعاقب میں زور سے قائم کر دیا پس عملی نمونہ جو ایک امت میں تعاملاً کے رنگ میں مشہور و محسوس ہے اس کا نام سنت ہے لیکن حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زور و زبانی لکھو لیا اور ناسخ کے جمع کرانے کے لئے کوئی انتہا نہیں کی۔ کچھ حدیثیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جمع کی تھیں لیکن پھر تقویٰ کے خیال کو انہوں نے وہ سب حدیثیں جلا لیں کہ میرا سب کا واسطہ نہیں ہے فاجاۓ اصل حقیقت کیا ہے پر جب وہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم کا گذر گیا تو قبض تنوع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثوں کو بھی جمع کر لینا چاہئے تب حدیثیں جمع ہو گئیں اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ اکثر حدیثوں

کے جمع کرنے والے بڑے منتفی اور پرہیزگار تھے انہوں نے جہاں تک ان کی طاقت میں نہایت حدیثوں کی تصدیق اور ایسی حدیثوں سے بچنا یا چاہوں کی رائے میں موضوعات میں سے تھیں اور ہر ایک شنبہ الحال راوی کی حدیث نہیں لی بہت محنت کی مگر تاہم چونکہ دوسری کارروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ملے کرتے پر جی یا بہتیرہ سخت نا انصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثیں لغو اور نکلی اور بقاء شدہ اور جو ملی ہیں بلکہ ان حدیثوں کے لکھنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اس قدر تحقیق اور تنقید کی گئی ہے جو اسکی غیر دوسرے علماء میں نہیں پائی جاتی یہودیوں میں بھی حدیثیں ہیں اور صرف بچ کے مقابل پر بھی وہی فرقہ بندیوں کا پتہا جوا مل جائے کہ یہاں تاہم ثابت نہیں کیا گیا کہ یہودیوں کے حدیثیں نے ایسی احتیاط وہ حدیثیں جمع کی تھیں علیہ السلام کے محدثین نے تاہم یہ غلط ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں اس وقت تک لوگ نمازوں کی رکعتیں بھی جمع یا جمع کرنے کے طریق سے نا آشنا تھے کیونکہ مسلسل ملے جو سنت کے ذریعے سے اُن میں پیدا ہو گیا تاہم امام حرد اور بعض اسلام اُنکو سکھا دے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں کا دنیا میں اگر وہ جو بھی نہ تھا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئیں تو اسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعال کے ان ضرورتوں کو پورا کر دیا تھا تاہم حدیثوں نے اس کو زیادہ کیا گیا اسلام اور علی اور ہو گیا اور حدیثیں

آج رات مجھ رویا میں کہنا گیا کہ درخت باہر دار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پہلوں سے لدا ہوا چرا در کچھ جماعت اور زور سے ایک بوٹی کو اسی چڑھانا جانتی ہے جس کی جڑ زمین بلکہ چڑھائی پر وہ بوٹی اٹھیں گی مٹا ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اس کے پہلوں کو نقصان پہنچتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کچھ اہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پہلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے ان کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں تب میرا اُس بات کو دیکھ کر کہہ دیا اور چل گیا اور میں نے ایک شخص کو جو ایک تنگ اور پاک انسان کی صورت پر پُر گزرتا تھا پوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیسی ہے جسے ایک لطیف درخت کو کھنڈر میں دبا کر رہا ہے تب اُس نے جواب میں مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال و روایات ہیں جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف

قرآن اور سنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئیں اور اس کے بہت سے فرقے جو بعد میں پیدا ہوئے ان میں سے کچھ کفر کو احادیث صحیحہ سے بہت فائدہ پہنچا۔ یہ مذہب اسلام ہی ہے کہ تو اس زمانہ کے ہجرت کی طرح حدیثوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہیں اور اگر ان کو قطعے صریح قرآن کے بیانات سے مخالف پڑیں تو ایسا نہ کریں کہ حدیثوں کے قصوں کو قرآن پر ترجیح دیا جائے اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے اور نہ حدیثوں کو مولوی عبدالحق جیکڑ والوی کے عقیدہ کی طرح محض لوگوں اور باطل شہادیات کا بلکہ چاہئے کہ قرآن اور سنت کو حدیثوں پر قاضی سمجھا جائے اور جو حدیث قرآن اور سنت کے مخالف ہو اس کو مسترد و ختم قبول کیا جائے یہی دراصل سنی عقیدہ ہے مگر وہ اس کے پابند ہونے میں اور نہایت بدتمت اور نادان وہ شخص ہے جو یہی لحاظ اس قاعدہ کے حدیثوں کا لاکر کرنا ہے ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر کوئی حدیث صحیحہ اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو وہ کسی ہی اولیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر عمل کریں اور انسان کی بنیاد ہونی فقیر پر اس کو ترجیح دیں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ہو اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں بل کے قیاس حدیث میں قطعہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے راہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے قطعہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس حدیث میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خدا داد اجتہاد سے کام لیں لیکن بشمول رہیں کہ مولوی عبدالحق جیکڑ والوی کی طرح یہ وہ احادیث سے انکار کریں یاں جہاں قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پادین تو اس حدیث کو چھوڑ دیں۔ یاد رہیں کہ ہماری جماعت بدست عبد اللہ کے اہل حدیث سے قرب ہے اور عبد اللہ جیکڑ والوی کے بیہودہ خیالات سے کچھ بھی مناسبت نہیں ہر ایک جو ہماری جماعت میں ہے اسے پابند ہے کہ وہ عبد اللہ جیکڑ والوی کے عقیدہ و رائے سے جو بدترنگی بدست وہ رکھتا ہے بدل ختم فرما دے اور ہر اسی لئے لوگوں کی محبت سے حتیٰ الوسع نفرت رکھیں کہ یہ دوسرے مخالفوں کی نسبت زیادہ برا دشمنہ فرقہ ہے اور چاہئے کہ وہ دوسری جماعتیں کے گروہ کی طرح حدیث کے بارہ میں افراط و تفریط نہ کریں اور نہ عبد اللہ کی طرح تغیرات کی طرف مائل ہوں اس بارہ میں وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لیں یعنی نہ تو اس دور سے کچھ حدیثوں کو اپنا بدلہ و تعبہ قرار دیں جس سے قرآن و حدیث پر ہجور کی طرح ہو جائے (باقی آئندہ)

اسی را تین ایک اہم ہوا وقت سوچو سنا اور اوہ یہ سن اس عرض سن ذکر کی بیکند پذیر فاعسۃ صلی اللہ علیہ وسلم الی الدنیا ولا یبعد فی سنیہ جو شخص قرآن سے کنارہ کر لکھائیں اس کو ایک فیثیہ ادا دے کے ساتھ کر دینے کی طرح نہ دے گا ۱۰۰۰ ہجری تا کر کے اس کے اور ہی اثر نشی سے ان کو کچھ حقیقت نہ ملے گا اور ان کے اس کا اثر نہ ہو گا





## ضمیمہ نزول المیح

بقیہ مضمون اعجاز احمدی

(گذشتہ اشاعت آگے)

وہ نشان جو انکو دکھائے گئے اگر فوج کی حرم کو دکھائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قبر ان سے اطلاع پاتی تو ان پر چتر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ کر خدا کے نشانوں کی تکذیب ہیں اور کسی زمانہ میں اس انجام چاہا نہیں ہوا تو کیا اب چاہا ہو جائے گا مگر اس زمانہ میں وہ مرتبہ پہل گئی اور دل سخت ہو گئے اور ہنسن اور تے ہیں ان لوگوں کو کس سے تشبیہ و ناسخ لوگ اس اندھے سے شاہد ہیں جو آفتاب کے وجود کو انکار کرتا ہے اور اپنے اندھانے سے شہینہ نہیں جوتا ہے لوگ ان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہیں جو صد ہا خدا کی تائیدیں اور حجتات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے انہیں دیکھتے اور حدیث کی لڑائی اور جرمیہ کو قہر کو پیش کرتے ہیں اور حضرت علی کی نسبت بھی یہودیوں کا بھی حال ہے +

حال میں ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد بن یحییٰ اللہ کی تالیف ہے وہ دہائی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس شخص نے علی سے ایک مجرم بھی نہیں نہیں کیا اور نہ کوئی پیشگوئی اسکی بھی نکلی۔ وہ کہتا ہے کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا یا نہ ملے کہتا ہے کہ بارہ حواری ہیشت میں بارہ تخت پائے گئے کہ ان بارہ کو وہ تخت ملے یہود اور اسکر دیوٹی میں رہ رہ کر اس سے برکت منگوا رہے ہیں یوں میں سے کا نالیا اور رطبت نے زمین میں رہا ہے نہ بھی کیا وہ تخت کے لائق رہا۔ اور یہ کہتا ہے کہ اس زمانے کے لوگ جنوز نہیں مرنے گئے کہیں واپس آجائیں گا کہ ان واپس آیا اور پہرہ یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے ہونا ہونے پر بھی کافی ہے کہ ملاکی بنی کے صحیفہ میں ہیں خبر دی گئی ہے کہ سچا یہودیوں میں ایوالا تھا وہ ہرگز نہیں آئے گا جب تک الیاس بنی دوبارہ دنیا میں نہ آجائے پس کہاں الیاس آسمان سے نازل ہوا اور پر اس جگہ بیت شہر چلتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی بنی کی کتابیں پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس اس دنیا میں دوبارہ آئے گا اور یہ شخص جو خدا کو (جو ملتا نہیں بھیجی کے نام سے مشہور ہے) الیاس بتاتا ہے گویا اسکا شیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمیں شیل کی خبر نہیں دی اس لئے تو صاف فرماتا کہ خود الیاس دوبارہ آجائے گا اور ہم قیامت کو لگ کر پوچھ بھی جائیں تو یہی کتاب خدا کے سامنے

پیش کر دیئے کہ ان کہاں تھا کہ شیل الیاس قبل سچ موعود بھیجا جائیگا اور ان تورات کے بعد حضرت سچ کی نسبت سخت بزرگائی کرتا ہے گناہ جو ہے چاہے دیکھ

اب بتاؤ کہ اس یہودی اور مولوی محمد بن اور میان تاناؤ اللہ کے دل باہم متشابہ ہیں یا نہیں میری کسی پیشگوئی کے ظنا ہوئے کی نسبت کس قدر چوٹ ہوتے ہیں حالانکہ ایک بھی پیشگوئی کی چوٹی نہیں نکلی مگر تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہو گئیں شرعی پیشگوئیاں شرط کوئی پوری ہوئیں اور چوں گی اور جو پیشگوئیاں غیر شرط کے ہیں حسیا لکھنا کی نسبت پیشگوئی وہ اس طرح پوری ہو گئیں یہ تو میری پیشگوئیوں کی واقعی حقیقت ہے۔ مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرت علی علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ان کے ہونے بلکہ وہ ایسے سخت ہیں کہ ان کا توہین بھی نہیں آتا اور اگر مولوی تاناؤ اللہ یا مولوی محمد بن یا کوئی پادری صاحبوں میں سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اس کو آئے کرینگے خدا کہلا کر پیشگو کا یہ حال اس توہین بھی قبیح ہے ایسی پیشگوئیوں پر تو نسخ بھی جاری نہیں ہو سکتا تاہم خیال کیا جائے کہ وہ مسوخر ہو گئیں ہیں۔ یا ان وعید کی پیشگوئیاں جیسا کہ آخر کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی ایسی پیشگوئیاں ہیں جن کی قرآن اور تورات کے رو سے تائید بھی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا ان کے کذب کو مستلزم نہیں کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار رکھتا ہے جیسا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا بھی عقیدہ ہے کہ ان کو توہین کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تھی اس کے ساتھ کوئی شرط تو نہ ہو گی کہ نہیں تب بھی عذاب مل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہیں کہہ سکتا کہ پوسن چوٹا تھا۔ دیکھو کتاب یونہی اور در مشور +

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جن کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دل میں تقویٰ ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جنہیں دوسرے بنی شریک غالب ہیں اور یہ تعجب یہ کہ ہزار سال پیشگوئیاں جو میں صفائی سے پوری ہو گئیں نظر نہیں آتے اور اگر کوئی پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ میں نہ آئے تو بار بار اسکی تائید بھی کیا یہ ایسا ہی ہے اگر ان کو طلب بھی ہوئی تو ان کے لئے طریقہ تصفیہ آسان تھا کہ وہ خود فدا دیاں آئے اور میں انکی آدورت کا حرب بھی دیدیتا اور بطور مہمانوں کے ان کو کہتا ہوں وہ دل کہہ کر اپنی سستی کر لیتے دور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے

اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے +  
اسی طرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانچھ کے قریب حضرت سچ سے مرتد ہو گئے تھے اس شخص کی پیشگوئیاں میں سچ نکلیں اور واپس یہود اور اسکر دیوٹی سمجھوئے گا بھی تھا سبب یہ کہ علامہ تیار می فریدو گئے تھے کہ سب بات کچھ ہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہ وہی کمر بند ہو گیا سچ کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ ایسا ہی تیار اور خواہ خواہ اس کے لئے بھی پہنچی تخت کا وہ کیا ایسا ہی تیار مخالفوں نے یہ حدیث کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور سب طول طویل دلائل کہتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تھا کہ ان کو کھد کے طواف کے لئے اجازت دینا بھی جیسا کہ پیشگوئی تھی اس پر بعض بد بخت مرتد ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا میں رہے اور ان کا نفس کشش کی گواہی دینے لگی اعمال نیک بجالائے جیسا کہ ان کے قول سے ظاہر ہے یہ نونے بد بختوں کے لئے موجود ہیں گھر بھی اس وقت کے نادان مخالف بد بختی ہی کی طرف دوتے ہیں اور شتمناوت سر پر سوسے بار نہیں آتے کیا کیا شتمناوت بنا رکھے ہیں شتا کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کر بیٹھے پہلے براہین احمدیہ میں ہے بلکہ اسلام کے آئے کا اقرار موجود ہے اسے نا والو اپنی عاقبت کیوں قرب کرتے ہو اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کا وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جیسا کہ مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور یا بار نہ سمجھا کہ تو مسیح موعود ہے اور علیی قوت ہو گیا ہے نہ تک میں ہی عقیدہ پر قائم رہتا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے بیٹے حضرت سچ کے دروازے آئے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اس حقیقت کو لدی تو میں اس عقیدہ سے باز گیا میں نے بجز کمال شکر جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بہرہ دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفائے اہل الیاس تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر تو ان اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق ان لیلکھ علی الدین لکھ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں لکھا ہے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت علی نے جی نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجود کہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ہونا

گیا تھا مگر پھر بھی میں نے جو اس فوجوں کے جو میرے  
دلبر والا گیا حضرت علیؑ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ  
میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور فہول پر یہ دلیل  
ہے کہ وہی الہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود  
بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں  
لکھ دیا میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی  
دلی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اس  
کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ وار ہے بالکل اس  
سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے  
براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور حضرت علیؑ کی آمد  
ثانی کے رسمی عقیدہ پر جا رہا جب بارہ برس گزر گئے  
تب وقت لگ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے  
تب تو اتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے  
کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

پس جب اس بارہ میں انتہائی تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے  
مکمل ہوا خاص صدمہ با قوس یعنی جو مجھے حکم ہوتا ہے  
وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے  
دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن کو طرح لیغین بٹھایا  
گیا تب میں نے یہ پیغام لوگوں کو سنا دیا یہ خدا کی حکمت  
علی میری سچائی کی ایک دلیل تھی اور میری سادگی اور عدم  
بنادف پر ایک نشان تھا اگر یہ کام عباد انسان کا ہوتا اور  
انسانی منصوبہ اس کی جڑ ہوتی تو میں براہین احمدیہ کے وقت  
ہی یہ دعویٰ کرتا کہ میں مسیح موعود ہوں مگر خدا نے میری  
نظر کو بہر دیامیں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے  
مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک  
عظیم نشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتا دیتے کہ میں  
نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا تھا بارہ برس  
یہ کھوٹا بیجا اور بیکون براہین میں خدا کی جی کے مخالف لکھ دیا  
یہ اقبال غور نہیں جو ظہور میں آیا کیا یہ طریق ہے یا نہیں کہ  
براہین احمدیہ کی اس عباد کو توجہ نہیں کرتے ہیں جہاں میں نے  
معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا  
ہے اور یہی نہیں کرتے کہ اسی براہین احمدیہ میں مسیح موعود  
ہوئے کا دعویٰ بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے  
جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ میں پہلے سے طیار کر  
رکھا ہے ایک شے بھی گواہی دیکھتا ہے کہ براہین احمدیہ کے  
وقت میں اس سے بے خبر تھا کہ میں مسیح موعود ہوں تب ہی تو  
میں نے اس وقت یہ دعویٰ نہ کیا پس وہ الہامات جو میری پیروی  
کے زمانے میں مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہیں ان کی مانند  
کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا اختراع ہیں کیونکہ اگر وہ  
میرا اختراع ہوتے تو میں اسی براہین میں اس سے فائدہ اٹھاتا

اور اپنا دعویٰ پیش کرتا اور کیونکر ممکن تھا کہ میں اسی براہین  
میں یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے گا  
ان دونوں متناقض عقیدوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور  
میرا اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ نہ کرنا ایک منصف  
جمع کو اس سارے کو ظاہر کرنے کے لئے مجبور کر رہا ہے  
کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الہی کی طرف سے غفلت  
رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ  
میں موجود تھی اس لئے میں نے ان دو متناقض باتوں کو  
براہین میں جمع کر دیا۔

اگر براہین احمدیہ میں فقہاء نے ذکر ہونا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ  
دنیا میں آئے گا اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ  
ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ  
اٹھا سکتا تھا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیوں اس  
پہلے عقیدہ کو چھوڑ دیا گیا گویا ایسا کہنا بھی فضول تھا کیونکہ  
انبیاء اور صلحین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے

ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور غلاف و اختراع سے  
وہ خود نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ  
خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دھوکا پیش جا سکتا تھا  
مگر اب تو ایسے پوچھ غرضان کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں  
کیونکہ اسی براہین احمدیہ میں اظہار دعویٰ سے بارہ برس  
پہلے جا چکا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے  
آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے  
غرض براہین احمدیہ میں حضرت علیؑ کی دوبارہ آمد کا  
ذکر ایک نادان کو اس وقت دھوکا دیکھتا تھا جبکہ براہین  
احمدیہ میں میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر ہوتا  
مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تھا کہ لوہا کے مولوں عمداً وہ عقیدہ  
اور عبداللہ نے اسی زمانہ میں اعراض کیا تھا کہ یہ شخص اپنا  
نام عیسیٰ رکھتا ہے اور عیسیٰ کی نسبت جعفر بنیشکیو یاں  
ہیں وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب  
حواسی محمد صلی نے اپنے ریلو میں دیا تھا کہ یہ قرآن  
فضول ہے کیونکہ اسی براہین میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی  
کا قرار بھی تو موجود ہے۔

ہیں میں خدا کی حکمت عملیوں پر قربان ہوں کہ کیسے  
لطیف طور سے پہلے سے میری بریت کا سامان براہین میں  
تیار کر رکھا۔ اگر براہین احمدیہ میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا  
کچھ بھی ذکر نہ ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونے کا  
ذکر ہوتا تو وہ شور جو سالہا سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے  
طیار ہوئے یہ شور و احواسی وقت بڑھاتا اور اگر براہین میں  
صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود  
ہونے کے الہامات اس میں مذکور نہ ہوتے تو جاہلون کے ہاتھ  
میں ایک جھٹ آجاتی کہ براہین میں تو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی

کا اقرار تھا اور پھر بارہ برس بعد اس آمد کے انکار کیوں کیا گیا مگر  
ایک طرف ہی الہی کا براہین میں مجھے مسیح موعود قرار دینا اور ایک طرف  
اسے بڑا فیر سے علم سے رسمی عقیدہ کے طور پر کندھا بی مسیح کا  
جونا۔ ایسا میرے کہ عقلمند اس سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا  
کی حکمت علی ہے۔ غرض خدا کی حکمت علی نے مجھے اس غلطی کا  
ترک کر کے کہ میں نے عیسیٰ کی آمد ثانی کا اسی کتاب میں ذکر کر دیا  
جہاں میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تھا میری سادگی اور عدم  
اختراع کو ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تھا کہ وہ سب الہامات جو براہین  
احمدیہ میں مندرج ہیں جو مجھے مسیح موعود بناتے ہیں وہ تمام  
اختراع محمول ہوتے۔ اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہیں  
کرے گی جو دعویٰ مسیح موعود ہونے کا براہین احمدیہ سے بارہ سال  
بعد پیش کیا گیا ایسا منصوبہ اپنی مدت پہلے بنا رکھا تھا۔ غرض  
اسی کتاب میں جہاں میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے حضرت  
عیسیٰ کی آمد ثانی کا بھی ذکر ہونا بھی میری سادگی اور عدم اختراع  
ایک زندہ گواہ ہے۔

افسوس کہ بارے مخالفوں کی کچھ سی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر  
بات کی ایک ٹانگ لے لیتے ہیں اور دوسری چھوڑ دیتے ہیں  
اتحتم عیسیٰ کے ذکر کے وقت شرط کا نام نہیں لیتے اور  
اس کا پیشگوئی کے مطابق مرجعانا اور داخل قبر ہو جانا چھوڑ  
سے بیان کیا گیا تھا زبان پر نہیں لاتے اور جن واقعات  
ثابت ہوتا ہے کہ اتم نے آنحضرت صلوٰۃ کو دجال کھنے سے  
رجوع کیا ان واقعات کا نام نہیں لیتے کہ یہ جال ان  
واقعات کی طرف اشارہ کیا کریں سب کہا جاتا ہے کہ  
جب احمدیہ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں تو ہرگز لوگوں کو  
نہیں بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا مبعدا کے اندر پڑا  
ہو چکا ہے یعنی احمدیہ مبعدا کے اندر گیا اور دوسرا  
حصہ شمالی انتظار ہے اور یہی نہیں بتلاتے کہ پیشگوئی مفید  
کے متعلق اور نیز شرطی تھی جیسا کہ الہام تولی تولی خان  
البللا علی عقلمند سے ظاہر ہوتا ہے جو کہی دھشتان  
ہو چکا تھا اور ظاہر ہے کہ ایسی موت بعد جو احمدیہ کی موت  
تھی خوف دانگیر ہونا ایک طبیعت نہیں اسی خوف سے وہ  
بچنے کے پورے ہوئے میں تاخیر ہو گئی جیسا کہ وہی پیشگوئی  
میں عادت اللہ ہے مگر یہ بداندیش مخالف ان امور کا بھی  
ذکر بھی نہیں کرتے اور یہودیوں کی طرح اصل صورت حال  
کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہیں جیسا جالوں دن  
میں شبہات ڈال دین بلکہ ان لوگوں نے تو یہودیوں کے بھی  
کان کا لے لیا کیونکہ یہ لگ تو بات بات میں اختراع سے کام  
لیتے ہیں جیسا کہ مولوی شاد اللہ نے مرصع مذکی بحث میں  
بھی کارروائی کی اور دھوکا دیکر کہا کہ کچھ ایسے شخص تھے جنہی ایک  
پیشگوئی میں لکھا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد میں  
لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ باقی آئندہ

اب ان پہلے انسان کوئی پوچھے کہ اگر تباری بیان میں کوئی بے ایمانی اور جھوٹ نہیں تو ترجمہ الہام خالق کردہ پیش کر دیں جس میں خدا خبر دیا ہو کہ ضرور اس کے دھڑکا پیدا ہو گا یا یہ ضرور تھا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہو کر وہ لڑکا ہے نہ اور کوئی اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چہرے سے جب تک اہلی کہلی وہی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ عامہ کی طرف میری بھرت ہوگی مگر خیال صحیح نکلا اور آخر میں کی طرف جوق ہوئی۔ اور اگر پیشگوئی میں یہ ضرور تھا کہ پہلے ہی عمل سے وہ لڑکا پیدا ہو گا تو وہی اہلی بن یہ الفاظ ہوئے چاہئے تھے مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہی میں کوئی لفظ تھا دیکھو نصرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نبی اسراہیل کے نبیوں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ پیدا ہو گا مگر بہت سے نبیوں کے آنے کے بعد بیکے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اب کیا کوئی اقراض کر سکتا ہے کہ ان نبیوں کی پیشگوئی میں نہ ہوگی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کے بعد پورے دو ہزار برس گزرنے کے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توریت کی پیشگوئی کی رو سے یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہ ہوا بلکہ درمیان میں کئی نبی آئے۔ پس ایسے اقراض یا تو طوطا کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا غیث انسان جسکو خدا کا خوف نہیں۔

یہ باتیں مولوی ثناء اللہ نے مقام مذکور کے مباحثہ میں پیش کی تھیں ان باتوں سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہاں تک ان مولوی صاحبوں کی لوث پہنچ گئی ہے وہ جوش تعصب سے منہاج ہو کر اور اس معیار کو جو نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہیں رکھتے اور ہر ایک اقراض ان کا سر اسر جھوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہیں تو قادیان میں کبھی کسی پیشگوئی کو چھوڑنا تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سورہہ و بابہ الفاظ دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کراہی علیحدہ لیکن اس تعقیب کی وقت یہ نہایت نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے نہ ہوا دین میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیوں ان کے نزدیک صحیح نہیں تو انکو تمام انبیاء علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی۔

انہوں نے یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے انہارہ انہار ان کے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے عیسائیوں اور یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں عیسائی کہا کرتے تھے کہ آنحضرت کے لئے قرآن شریف میں فتح کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگیں کیوں کیں اور دشمنوں کو حیلوں تدبیروں سے قتل کیوں کیا آج اسی قسم کے اقراض یہ لوگ پیش کر رہے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ احمد بیگ کی لڑائی کے لئے انکو قلوب کی

تالیف کے لئے حیلوں سے کیوں کو تشکیلیں کی گئیں اور کون بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر انہوں نے یہ دونوں بیخوبی میں اور یہودی نہیں سمجھتے کہ پیشگوئیوں میں جان کو کوشش سوار نہیں کیا گیا جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلان جہاد چاہتا ہو گا اس کو منع نہیں ہے کہ وہ دعائی کرے کیونکہ اسے یہ دوا کے ذریعے سے اچھا ہونا مقدر ہو جو اس میں کوئی تشکیل کرنا نہ عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام میں مولوی ثناء اللہ نے اسی لئے کے مباحثہ میں یہ اقراض بھی پیش کیے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد میں اور جعفر زئی اور ان کے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی مگر یہ لوگ لہو و آغراض بھونچتے ہیں یہودی مشابہت کیونکہ ہوتی میرے نزدیک ضروری تھا کہ ایسے اقراض ہوتے اسے پہلے ماش جس حالت میں اسی مقدمہ کے آثار میں مولوی محمد میں کی وہ تحریر پوری گئی جو فتویٰ تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک مالانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہیں ہوئی یعنی میرے مقابل تو اس نے ثناء اللہ میں مہدی موعود کا انکار کفر قرار دیا اور شر پچا کی شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کی نفی اور حق ہی پر مہدی موعود کا انکار ہو گا اور سچ اسان سے نازل ہو گا اور ہر گز غرضت کے خوش کردہ کے لئے مہدی کا انکار کیا وہ رسالہ اس کا پکا دیا اور اس کی کے ہائیوگ کفر کا فتویٰ بھی لگایا گیا اب کہو اس منافقانہ کارڈ سے اس کی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اس کا نام نہیں کہ برسر بار بار کسی کے سر پر جو تے پڑیں بلکہ جو شخص مولوی اور تفتی چوہنے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا منافقانہ جیلن اگر ثابت ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اس کی کوئی ذلت نہیں منافی سے ذلیل تر اور کوئی نہیں ہوتا ان المناقضات فی الذلک

سہل مسفل من الذلایہ کس تدریجاً ہی کا لیا ہے کہ لوگوں نے کیا بیان کیا کہ مہدی کا آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور جو بڑا ایمان ہوگی اور گورنٹ کو خوش کر نیکی ہے کہ لہا کہ سب جھوٹ ہے اگر اب بھی ذلت نہیں ہوئی تو ہمیں اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ کوں کی عزتیں ایک ریختہ کی حالت کو بھی زیادہ ہیں کسی بدعلی کو انہیں فرق نہیں آتا۔ رہی عودہ جعفر زئی کی پس ان لوگوں کا کوئی مستقل وجہ نہیں یہ سب مولوی محمد میں کی سایہ ہیں وہ ان کا ایڈوکیٹ جو ہوا ایک ایڈوکیٹ کی ذلت ثابت ہو گئی تو کیا ان کی ذلت چھپے رہے گئی سایہ چھپا اس کا تاج ہوتا ہے جبکہ اصل رخت ہی کہ پڑا تو سایہ کیونکر کڑا رہ سکتا ہے ابھی اگر کسی کو شک ہو تو وہ دونوں بیان مولوی محمد میں کے میرے پاس ہو جائیں ایک بیان تو خود کے خوش کر نیکی لئے اور دوسرا بیان گورنٹ کے خوش کر نیکی لئے وہ دونوں چشم خود مجھ سے اور ہر ایک انصاف کرے کہ مولوی کہنا کہ اور موعودوں کا ایڈوکیٹ بن کر یہ منافقانہ کارروائی کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت۔

ہم نے تو اس زمانے میں یہودی دیکھے اور ہم ایمان لائے کرتیت المصنوب علیہم اسی باکی طرف اشارہ کرتی تھی کہ میں بھی مصنوب علیہم ضرور پیدا ہونگے نہ ہو گئے اور پیشگوئی کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو گئی مگر کیا آیت پوری تھی یا قسمت؟ اور کیا تقدیر میں یہودی منشا ہی لکھا تھا اس عمل کو ہم خدا کی طرف ہرگز کہی غصہ نہیں کر سکتے کہ یہودی وہ دوسرے کے لئے تو قیامت اور سچ اسراہیل سے آوے ایسی کارروائی ہے تو اس امت کی ناک کتنی ہے اور اس خطا کے لائق نہیں رہتی کہ اسکو تہجد وہ کہا جاوے میں اس امت کا یہودی ہونا جیسا کہ آیت میں المصنوب علیہم سے سمجھا جاتا ہے اس بات کو چاہتا ہے کہ یہودی مصنوب علیہم کے مقابل یہ آیا تھا اس کا شیل بھی اس امت پر آوے ایسی کی طرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھذنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم انہوں نے کہ وہ حدیث بھی اسی زمانہ میں پوری ہوئی حسین کہا تھا کہ سچ کے زمانے کے علاوہ ان سب لوگوں سے بدتر میں ان کے جو زمین پر رہتے ہونگے اور پہلے یہودیوں پر ہم کیا افسوس کریں وہ تو اقراض کے وقت کتاب اللہ کو پیش کرتے تھے کہ سنئے نہیں سمجھتے تھے مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں اور یہودی حضرة عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اقراض میں کہتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دیتے ہیں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہو کر نہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ البطلان نبوت پر کئی طائل قائم ہیں یہ احسان قرآن کا ان پر ہے کہ انکو بھی نبیوں نے دے دفر میں لکھ دیا اسوجہ ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچ نبی ہیں اور ہرگز بدہن اور ان ہمتوں سے محروم ہیں جو اپنا اور انکی مان پر لگائی گئی ہیں قرآن شریف سو ثابت ہوتا ہے کہ بڑی آیتیں انہر وہ نہیں۔

(۱) ایک یہ کہ انکی سیدائش خود بالاعتقائی ہو یعنی وہ ناجائز طور پر پیدا ہوئے

(۲) دوسری یہ کہ ان کی موت بھی اعتقائی ہے کہ نہ وہ صلیب کے دے سے مرے ہیں اور لوریت میں لکھا تھا کہ وہ لڑکا ہوا وہ عیون ہے وہ ہرگز نبیت میں داخل نہ ہو گا اور اس کا خدا کی طرف رنج نہیں ہو گا اور ایسا ہی یہ بھی لکھا تھا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے یعنی جس کی صلیب کے ذریعے سے موت ہو وہ بھی مستحق ہے اور اس کا بھی خدا کی طرف رنج نہیں ہو گا یہ دونوں اقراض بڑے سخت تھے خدا نے قرآن شریف میں ان دونوں اعتراضات کا ایک ہی جگہ جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے وکفر ہو و قولہم علی صریح بھٹانا علیہما و قولہم انا نکلتنا المحی علیہ ابن مریم رسول اللہ و ما قتلوا و ما صلیبوا

لکن

نشدہ لہم (الحمد) و سورہ نساء اس آیت میں دونوں جملوں کا جواب ہے اور غلاماً آیت کا یہ ہو کر نا تو عیسیٰ کی تاجائز ولادت ہو اور نہ وہ صلیب پر ابلکہ دھوکے سے جو لیا گیا کہ لیا ہے اس لہجہ وہ مقبول ہے اور اس کا مینوں کی طرح رنج ہو گیا ہے اب کہا ہین وہ مولوی چا سمان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہین بیان تک تو سب جھگڑا ان کی روح کے متعلق تھا جسم سے ہنوکچہ علاقہ نہیں +

سوزن قرآن شریف ہے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن انوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہین جو ہم کس طرح انکو دفع نہیں کر سکتے صرف قرآن سہارے ہم نے مان لیا ہے اور نیچے دل سے قبول کیا ہے اور بخواس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں عیسیٰ لو ان کی خدائی کو روہتے ہین مگر بیان نبوت بھی انکی ثابت نہیں ہو سکتی ہاے کسک آگے یہ ماتم نے جائین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر چھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر جو جو اس عقدہ کو حل کر سکتے ان لوگوں پر وہاں عیسیٰ جو صریح معا طمین سچ کو چھوٹ بنا رہے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دل میں سچائی کی محبت ڈالوں جو نقالوں کی طرح ہر تہے ہین اور ٹھٹھا اور ہنسائی کا کام ہے اور سخی ان کا شنیوہ ہے صد ہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہین مگر انکو نزدیک اب تک کوئی نشا

ظاہر نہیں ہوا میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرت سہری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جسین وہ درخواست کرتا ہو کہ میں اسفلو کے فیصلہ کے بدلے نو ہشتند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ ہر صاحب کین کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جو ٹٹا ہے وہ جیسے کی زندگی میں ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ اعجاز الہیہ کی مانند کتاب طیار کر جو ایسی ہی فصیح بلع ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہر اتفاق کے طور پر نہیں تو اس ہتہ کیا ہے اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانے میں بہت ہی احسان کرینکو کہ میدان مبارک ان دونوں دروہوں سے خفی و باطل کا فیصلہ کر لینے یہ تو انہوں نے ابھی تجویز نکالی اب اسے تمام ہین تو بات ہے +

اگر ایک کذاب دنیا سے کوٹ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجرا لیا گیا لیکن ہم موت کے مابین اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کاٹھا ایسے چیلنج ہو گیا ہاں ہمارے ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفین کو کتب نہیں کر ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کے لئے مجبور کرین خواہ وہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا او

کوئی ایسا مولوی ہو جو شہادہ میں سے اور اپنی جماعت میں عورت رکھتا ہو جس کے بار میں کم سے کم پچاس معتمدی اس کے شہتار پر تصدیق شہادہ شہت کر دین اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہین پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کر وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موقوف قتل کے رو سے نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے مثلاً طاعون یا یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے نا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم بھی دعا کرتے ہین گے ایسی موذن سے وفیقین محفوظ ہین صرف وہ موت کا ذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور بھی ممکن فریق ثنائی کو اختیار کرنا ہوگا اور یاد ہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو یکبارہ کے متعلق تھی اس میں خدا نے بھی ظاہر کیا تھا کہ وہ قتل کے ذریعے سے مرگا اور ایسا ہی ظاہر کیا گیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس قتل کو جانے کا سبب یہ ہوا کہ اس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں کی نسبت اختیار کی اور خدا نے وہ کلاس کی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اس کا لیا ان صیغے میں کسی نبی کو باقی نہ چھوڑا اور وہی زبان کی پھری متمثل ہو کر اس پر برپائی اور عظیم الشان نشان ہتا اور زمین پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیوں سے دنیا کے لوگوں نے انکار کر دیا +

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد و متگ + ہوں تو صرف تحریری خط کا کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہئے کہ ایک چہا چہا امت شہتار اس معتمدین کا نشانہ کرین کہ اس شخص کو (اور اس جگہ میرا نام تبصرہ لکھیں) میں کذاب اور دجال اور کافر سمجھتا ہوں اور چونکہ یہ شخص مسیح ہونے ہوئے اور صاحب الہام اور وحی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اس دعوے کا میں جوٹا ہونا نفیقین رکھتا ہوں اور انچاہین تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ اگر میرا عقیدہ صحیح نہیں ہے اور اگر شخص فی الواقع مسیح موجود ہو اور فی الواقع عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہین تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر میں اس عقیدہ میں صادق ہوں اور یہ شخص حقیقت و حلال ہے ایمان کا فرزند ہو اور حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہو وہ ہین جو کسی نا معلوم وقت میں پھر آینگے تو اس شخص کو ہلاک کرنا فتنہ اور تفرقہ دہی ہو اور اسلام کو ایک دجال اور دعویٰ اور مضل سے ضرر نہ ہو نہچے آمین تم آمین

پہلے اس سے اسی قسم کا مابہل کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۱۱ میں مولوی غلام دستگیر تصوری بھی لکھ چکے ہین اور اس

بعد تہڑے و فون میں ہی میری زندگی میں ہی میں داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمائیں ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود بھی اس کے لئے مستعدی ظاہر کرتے ہین + یہ چیلنج جو حقیقت ایک مابہل کا ضمن ہے اس کو غلام دستگیر جو ہونہ مذکورہ کے مطابق ہو لکھنا ہوگا جو دہرین نے لکھ دیا ہو ایک غلط کام یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تہذیبی منظور تو پراپٹ مخطوط کے ذریعہ سے اس کا تصدیق کرنا ہوگا اور پھر ایسے اشتہار مابہل پر کم سے کم پچاس معتمدیوں کے دستخط ہونے چاہئے اور کم سے کم اس ضمنوں کا سات سو اشتہار تک میں شائع ہونا چاہئے اور میں اشتہار بذریعہ رجسٹری بھیجے بھی بھیج دین +

مجھے کچھ ضرورت نہیں مابہل کے لئے چیلنج کروں ان کا اپنا مابہل جس کے لئے انہوں نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ کے زمانے سے جس کی تالیف پر تین سال گزر چکے ہین میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جو ہوتا قرار دیکر ہلاک کیا تو میں جوہے ہونے کی حالت میں کسی مشیوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک چودہ سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لئے جائے گا اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کرے گا بشرطیکہ وہ فتنہ لکھ کا صفحہ ۱۱ درکار میں اس کا نام بڑی عزت کے ساتھ شریف رہے گا اور جو شخص دجال بے ایمان سفری ہوگا اس کی ہتھ سے مقولہ شہورہ کی رو سے کہ کس کم ہان پاک دنیا کو راحت حاصل ہوگی اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں اور اگر کوئی ضروری امر مجھ سے رہ گیا ہے جسکو نقصان چاہتا ہے تو مجھے طلبا عدیجا سے میں خوشی سے اس کو قبول کروں گا بشرطیکہ وہ بے مودہ نہ ہو اور حیلہ و بہانہ کی اس بد بوند سے اور نفوی کی بنا پر ہونہ دنیا داروں کی چال بازی کے دنگ میں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ کس طرح خفی ہوں جاوے اگرچہ میں خدا کے نشانوں کا یہاں دیکر ہاں ہوں مگر کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے اور میں خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان لانا چاہتا ہوں

وہ بھی لکھ دین کہ اس مقابلہ کے لئے میں پیش دہی کرتا ہوں اور میری طرف سے باقرا تمام یہ چیلنج ہے ورنہ صرف بے چارہ اور گول بیان پر توجہ ہوگی +

میں نے اس سے پہلے اس سے اسی قسم کا مابہل کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۱۱ میں مولوی غلام دستگیر تصوری بھی لکھ چکے ہین اور اس



# عام خبریں

ٹیکہ طاعون سے جو ۱۹ سو تین ملک والے ضلع گجرات میں ہوئی تین کی نسبت ہم نے زبانی خبریں ہی نہیں مگر اب سولہ ٹری اجارا پر پانچ سو اربا کے حوالے سے اس واقع کی تصدیق ہوئی ہے کو واقعی میں وہ لوگ ٹیکہ لگائے سے ہلاک ہوئے ہیں ابھی تک تحقیق طلب ہے کہ آیا ٹیکہ کے حق میں کس طرح سے نہر لانا وہ پیدا ہو گیا ہمارے نزدیک بھی یہ امر قابل تعجب ہے کہ اس ٹیکہ کا عمل صرف چار سال سے ہندوستان میں ہے مگر اس قدر خطرناک نتائج پیدا نہیں ہوئے تھے یہ سن گیا تھا کہ اس ٹیکہ سے اکثر لوگ بعض دیگر عوارض میں مبتلا ہو گئے ہیں کسی کی نظر میں فرق آگیا ہے کوئی کہہ گا کہ ٹیکہ میں مبتلا رہا ہے کسی کو تو اسے رجحیت پر اس کا بہت ناک اثر پڑا ہے وغیرہ وغیرہ مگر سب اس کے نتائج میں سے نہ ہی تھی حضرت بہر موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف جو کاس ٹیکہ پر اس قدر نازان بنے کہ گویا ان کے نزدیک ٹیکہ ایک ایسا عمل ہے جو کہ خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنا ہے اور اس کے ہونے سے جوئے طاعون نجات کے لئے تقویٰ طلبانہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے خدا جانے ابھی شرمندہ ہونگے یا نہیں

امیر کابل اور روسی سولہ ٹری گزٹ دلائی اخبار سنیٹ جیز کے حوالے سے لکھتا ہے کہ پانچ سو تین میں ان امور پر گفتگو میں ہوتی ہیں جو کہ کابل میں واقع ہوئی ہیں فروری سنہ ۱۹۰۷ء میں جبکہ برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے معاملات میں دلچسپی ہوئی تھی جس سے موانع ہو چکے گورنمنٹ برٹش سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ اپنے تعلقات برادرانہ راست افغانستان کے ساتھ قائم رکھنا چاہتا ہے مگر برٹش گورنمنٹ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پھر روس نے چاہا کہ وہ دوسری طاقتوں سے اس معاملہ میں مدد سے مگر اس میں اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی اس امر میں روس کے بیٹھ افغانستان پر برٹش اثر کو کم کرنے کی کوشش میں مصروف تھا اور جس شخص کی معرفت یہ خبر پہنچی ہے اس کی رائے ہے کہ جو وہ دیگر جو افغانستان اور برٹش انڈین گورنمنٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اس کا یہی باعث ہے انڈین گورنمنٹ سے بعض امور کی نسبت دشمنانہ طور پر امیر کابل سے بعض تحریکات کی نسبت بدین خیال دریافت کیا تاکہ اس پر صاحب نے دیدہ و دانستہ اپنی کوئی کارروائی نہیں کی لیکن دوستانہ تعلقات کی وجہ سے جیسے ایک چاب کی امید کی جا سکتی تھی امیر صاحب کی طرف سے کیسا جواب آیا اس پر گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کا سلطانہ وظیفہ دینے سے انکار کیا ہے نامہ نگار کی رائے ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو گورنمنٹ ہند بھی اس امر کو جائز نہیں خیال کرے گی کہ روس

کے تعلقات برادرانہ راست افغانستان کے ساتھ قائم ہوں کیونکہ اس سے عمدہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے

لندن میں ۱۹ جون سے ٹیکہ لازماً ۱۹۰۲ء تک چوچاہ نیلام کے واسطے ہندوستان لٹکا اور چار سال سے آئی ہے اس میں سے ۱۹۰۲ء کے واسطے ۶۶ ۷۳ ۷۳ لکھے ہندوستانی چار اور ۵۲۹۸۵ لکھے لٹکا گیا چار اور ۵۸۴۳ لکھے جاوا کی چار کے تھے حالانکہ ۱۹۰۲ء کے لئے چوچا، کالی بٹی اور ۲۰۱۲۸ لکھے ہندوستانی چار ۵۹۵۷۳ لٹکا گیا چار کے اور ۲۰۱۲۲ لٹکا گیا چار کے تھے اس کے معلوم ہوتا ہے کہ چار کا استعمال دل بدلتی ترقی پر ہے۔

ٹیکہ قریب ایک لاکھ روپے کا سرمایہ ٹیکہ سنیٹ سٹائی لینڈ برائے لکھتا ہے کہ سولہ ٹری طاعون کی طرف سے ایک عجیب خط آیا ہے وہ ایک فہرست اس سدان کی دیتا ہے جو اس کے قبضہ میں آیا ہے اور پھر لکھتا ہے کہ اگر اس کی خواہش ہے تو اس میں ملے کر لے کر لیا رہوں اور اس کے شرائط درج کر دے ہیں اور اگر لڑائی چاہتے ہو تو اسے لئے بھی طیارہ میں پھر تھر سے لکھتا ہے کہ چونکہ کالے خوجہ کو مارنے سے اس کی تلوار کند ہو گئی ہے اس لئے اب گورنمنٹ فوجی اسکے مقابلہ پر آئے۔ چاہیں برٹش گورنمنٹ کے ہمارے پہلو ہے۔۔۔ باقا عدد ٹرپ اور۔۔۔ اسے زیادہ سولہ ٹری ہے اور ابھی۔۔۔ تو اعداد ان لوجان رجحان سے آئے والے ہیں اور قریب ۵۰ کے تو ب خانہ بند ہو جائے والا ہے اسکے علاوہ ۱۰ زمین ۹ درے پونڈ کی اور لائیکس زمین روان کی گئی ہیں اور اس وقت دیان ۵۸ برٹش آفسر اسٹیکل افسر اور ۱۰۰ اسٹیکل سسٹم میں اور ابھی اور فوج بھی روانہ کرنی کی جو جیسے اس حالت میں برٹش گورنمنٹ کو کیا خطرہ ہے ملا اپنی خیر منشا سے لے لارڈ کچیر صاحب یہاں اور پھر ملتان کے ساتھ ہندوستانی میں ۲۸ نوبر کو پہنچے گی کے تمام خانہ اور تمام افسر ریلو بند پر آپ کے استقبال کے واسطے جمع ہو گئے ہیں اسی رات لاٹھ کچیر صاحب بہادر دہلی کی طرف روانہ ہوئے والٹیر جو کہ دہلی دربار پر جاویں گے ان کی تنخواہ برائے پانچ سو روپے

امریکہ کے علاقہ کنیڈا سے ایک عیسائی جماعت اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسائی ۱۰ اور آٹھ سو تین اور ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے نکلی وہ ایک ایسے گاؤں کے قریب پہنچے کہ وہاں سخت برف پاری ہوئے والی تھی حکام نے بدین خیال کہ وہ ہر قبائری سے تباہ نہ ہو جاوےں ایک دستہ فوج کا ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا جیکا اون متلاشیان مسیح نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہیں

امریکہ کے علاقہ کنیڈا سے ایک عیسائی جماعت اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسائی ۱۰ اور آٹھ سو تین اور ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے نکلی وہ ایک ایسے گاؤں کے قریب پہنچے کہ وہاں سخت برف پاری ہوئے والی تھی حکام نے بدین خیال کہ وہ ہر قبائری سے تباہ نہ ہو جاوےں ایک دستہ فوج کا ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا جیکا اون متلاشیان مسیح نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہیں

وہ اپنے خیال میں اسے راسخ نہیں کر چکے ہیں کہ ہم جب نہا ہوں گے ضرور مسیح کو تلاش کرینگے

جرجی میں ایک ماہر جرجی نے تحقیق کی ہے کہ بدین لیدیان جو ایک جانی کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتی ہیں اس کو ان کی بینائی کو نقصان پہنچا ہے اور ایسی عورتوں میں سے ۵۰ فیصدی کو یہ نقصان ہوتا ہے۔

تجربہ سے آٹھ سال تک کے لڑکے پانچ ہندسون کی رقم کو۔۔۔ دس سال کے لڑکے چھ ہندسون کی رقم کو اور جوان آدمی سبب ہندسون کی رقم کو یاد رکھ سکتے ہیں اور اس سے حافظہ کی قوت بآذکار کا اندازہ کیا گیا ہے

یادگار دربار قیصری اور انگلش میں کامیاب ہو کر انکم ٹیکس کی معافی کی درخواست کو ادھر توجہ دلائی ہے کہ

میں گورنمنٹ ہند انکم ٹیکس معاف کر دے اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ لارڈ کورن بہادر اس براہ راست ٹیکس کو مرنے دینا نہیں چھوڑے کو گران گذرتا ہے معاف کرتے ہیں یا نہیں شاید لارڈ کورن اس فکر میں ہوں گے کہ ہندوستان میں جو فوج بڑھا ہے اس کی توجیز کی گئی ہے اس کے لئے کروڑوں روپے درکار ہیں۔ اور اور ایسی ہی کئی تجاویز کے لئے روپہ درکار ہیں۔ ہر ایک ٹیکس معاف کیا گیا تو یہ بہت بڑا خزانہ ہند میں کس طرح پورا ہوگا۔ جیسا کہ کسی مغول خراج آدمی کی قرض اور تکلیف سے بچنے کے لئے اسے صرف یہی ایک مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ کفایت شعاری سے گزارہ کر و تو تم سب خراج پور کر کے پھر اس اندازی بھی کر سکتے ہو یہ مشورہ گورنمنٹ ہند کے اخراجات کی بابت دیا جا سکتا ہے۔ لیکن بالفرض اگر لارڈ موصوف اس عظیم الشان یادگار تاج پوشی قیصری پر انکم ٹیکس تمام موقوف نہ کر سکیں تو کم از کم ہزار روپے سے کم آمدنی والوں کو اس بوجھ سے سبکدوش کر دیا جاوے حضور دایر اسے۔ اور میر میں تالاب آنا ساگر اور شاہ جہان کی سنگ مرمر کی بارہ دہری اور اڑھائی دن کا پتھر پڑا مسجد بھی دیکھئے اور اپنی تقریر میں ان سب مقامات کی حیرت کے متعلق فرمایا کہ ان کی مرمت جاری ہے مسجد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ گو کہ شاہ جہان کی طرح اڑھائی دن میں اس کی مرمت نہیں کر کے کہ جتنی دیر میں اس نے اسے تعمیر کرایا ہے تاہم مرمت میں بھی بہت جلدی کی جائے

لوجوان مبارز صاحب پور کی رسم گدی نشینی کی تقریب پر رند لیکر تاج بالکل نہیں ہوا بہت سے دلیان پیاست کم درجے کے امراء اور غریب شائقین تاج کو اس کو عزت پہناتی جا رہے ہیں

مطبع الاندین نادوان میں با تمام شریفین علی صابر احمد سی چپکرت شائع ہوا

وَوَصَّيْنَا عَلَىٰ رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ﴿١٠٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ نَفْسِهِمْ أَوْ أَمْوَالِهِمْ أُولَٰئِكَ الَّتِي بَعَثَ اللَّهُ فِي  
بَنِي إِسْرَءِيلَ نَبِيًّا وَوَصَّيْنَاهُ إِذْ وَصَّيْنَاهُ أَنْ قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ  
قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ

تَبِ الْيَتِيمَ إِذَا نَزَلَ بِكَ مَصْرًا لِمَا مَعَكُمْ ۚ وَلِلْأَعْيُنِ أَنْ يَعْصِيَا فَاذَا خَلَا بِكُمْ أَنْفُسُكُم مَّا لِلَّهِ مِغْفُورٌ ۖ النَّصَارَ  
 چو کہ میرا ایک انسان ذی عقل طبعا یہ خواہش کرتا تھا  
 کہ جنگ ہمیشہ ایسے سامان پر سے طویر بہا کیے جس  
 پہ ہوجاتا ہو۔ اسے سامان ان ہندو اگر تم قلب سلیم لیکر غور کرو تو ہم  
 اپنے نفس و کرم سے ایک ایسی حسن اور ندرت اس گورنر ملک  
 و شہر میں کی جہاں سے محفوظ و مامون ہیں ہماری عزت و آبرو  
 طرح طرح کے آرام کے وسائل ہم بھیجی ہو گئے۔ روزگار اور ملز  
 و خدمت و ترے ہر طویل القصد عہد پر منتظر کیا ہے۔ یہی  
 نہ دین دل میں کشیدہ کر چاہا تھا۔  
 دامان ملے۔ سرکاری مائیت کے لیفٹننٹ مسند پر مختلف ملاؤ  
 طرح پر پیش کر رہی ہے۔ برقا بلاس کے جو علاقے دوسرے  
 ذیل ملک کیا ہے۔ درجہ واپس ملک میں کسی ریاست  
 میں نہیں دیتیں۔ روئے کے مالک کے وہی خط و اثر و تہا  
 حق صفا بہا کی ہے انہما فیاض و کوٹیکو جو حال ہی میں  
 قتل کے جوئے کے قدر آرام اور سہولتیں ہو گئی ہیں۔ وہ  
 اور ایسے زمین رانے جوئے ہو کر جس میں ہتھاری دیوی اور  
 کے قتل سے دین کو بڑھا دیا اور قتل اور خونریزی سے  
 رخ ہیں +  
 بہا دیا اور ملت پاک کو ٹیپے صنف اور نقصان پہنچانے  
 فریقہ مشرق میں اٹھا ہے اس مائیت نے آج تک جہد  
 میں لکھتا۔ اس خط کو مرقوم سو مال کی مدد کیلئے آگے  
 مسلمانوں کو چھوڑ دینا کہ اسے اور زعمی نظر فرمائیے اگر اس  
 نامتو ہو چکے۔ یہ فیماں کو ٹیپ کے ہی قدر کی جیسا کہ  
 روئی افیقہ کے جنگی بھی خواہش کرتے ہیں اس پر عمل  
 پھر انہی خیالات جو بھیڑے ہو کر کوئی سبب  
 ہتھاری جیسو دی کیلئے جتن بڑے طور پر بار آور میں ہیں  
 اس وقت کے حصول کے بعد شکار ہو کر اسلئے خراب شہ  
 اس محنت پر عمل کرنے کا رشتہ لگا نے کیے گئے ہیں  
 ضروریات کا پہا ہدیہ اس اور علمی کے قریب میں ہو گیا ہو  
 کو بوسبب اس مائیت کے جو پانی کی مصلیٰ عدیہ و سلم کو حشر  
 نول سے ملے کر کے بالکل کیطرح جو دعویٰ عدیہ کے پر  
 کہ دکھائی تاکہ جو ذمیت غیر ذرا سے تپ رہی ہیں وہ وہ  
 را کر دیا کہ بالکل مومن اور عظیم الشان پیشگوئیوں کا  
 پس پورا ہوا۔ سبب ہی اور نہ بیکار ہو کر اور اظہار

[illegible]

